بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

جلد 75 ❁ شمارہ 16 ❁ 27 شوّال 1447 ہجری قمری ❁ 16 شہادت 1405 ہجری شمسی ❁ 16 اپریل 2026ء (www.akhbarbadr.in)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۔ ﴿سُوۡرَۃُ الۡمَآئِدَۃِ:9﴾

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ۔ ﴿سُوۡرَۃُ النَّحۡلِ:91﴾

یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم عبرت حاصل کرو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

معاہدات کی پابندی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بے نظیر نمونہ

عَنِ الۡحَسَنِ بۡنِ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ اَخۡبَرَہٗ قَالَ: بَعَثَنِیۡ قُرَیۡشٌ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَیۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اُلۡقِیَ فِیۡ قَلۡبِیَ الۡاِسۡلَامُ فَقُلۡتُ: یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ! اِنِّیۡ وَاللّٰہِ! لَا اَرۡجِعُ اِلَیۡہِمۡ اَبَدًا ۔ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنِّیۡ لَا اَخِیۡسُ بِالۡعَہۡدِ وَلَا اَحۡبِسُ الۡبُرُدَ وَلٰکِنِ ارۡجِعۡ ۔ فَاِنۡ کَانَ فِیۡ نَفۡسِکَ الَّذِیۡ فِیۡ نَفۡسِکَ الۡاٰنَ فَارۡجِعۡ قَالَ: فَذَہَبۡتُ ثُمَّ اَتَیۡتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَاَسۡلَمۡتُ ۔ (ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی الامام یستجن به فی العهود)

حضرت حسن بن علی بن ابی رافعؓ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابورافع نے بتایا کہ قریش نے مجھے سفیر اور ایلچی بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں نے حضورؐ کو دیکھا تو اسلام کی حقانیت میرے دل میں گھر کر گئی۔ مَیں نے حضور سے عرض کیا۔ یارسول اللہ! خدا کی قسم اب میں ان کی طرف واپس کبھی نہیں جاؤں گا۔

حضورؐ نے فرمایا میں معاہدات کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا اور نہ ہی سفیر کو روکنا صحیح سمجھتا ہوں۔ بہتر ہے کہ تم واپس چلے جاؤ اور جو کیفیت اس وقت تمہارے دل کی ہے اگر وہی وہاں جاکر بھی رہے تو واپس آجانا۔ ابورافع کہتے ہیں چنانچہ مَیں قریش کے پاس گیا اور انہیں بات چیت سے مطّلع کیا۔ اس کے بعد مدینہ واپس آکر اسلام قبول کرلیا۔ (بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ نمبر 606)

تبرکات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

دُشمن قوموں کی دُشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو

خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہوسکتی فرمایا ہے لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا اِعۡدِلُوۡا ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے اب آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں اور دکھ دیویں اور خوں ریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں جیسا کہ مکہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا اور انصاف اور راستی کے لیے وصیت کی.... مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے۔ اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں دھوکا دیکر اُس کے حقوق دبا لیتا ہے مثلاً اگر زمیندار ہے تو چالاکی سے اس کا نام کاغذات بندوبست میں نہیں لکھواتا اور یوں اتنی محبت کہ اس پر قربان ہوا جاتا ہے پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگذر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔

(نورالقرآن نمبر 2 صفحہ 22-21) (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تفسیر سورۃ المائدہ آیت نمبر 9)

تفسیر کبیر سے اقتباس

تُم دشمن کی بُرائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آیت قرآنی اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ السَّیِّئَۃَ ؕ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَصِفُوۡنَ (المومنون:97) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس جگہ یہ سکھایا گیا ہے کہ دشمن اگرچہ ظالم ہے مگر تُو پھر بھی اس کے مقابلہ میں احسان اور عفو سے کام لیجیئو۔ کیونکہ بُرائی کے بدلہ میں نیکی کرنا اولوالعزم انبیاء کا کام ہے۔ اور تیرے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ دشمن نے تو ظلم بھی کرلیا اور پھر میرے عفو سے سزا سے بھی بچ گیا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پھر کوئی شرارت کرے۔ کیونکہ مَیں اس کی ہر تدبیر کو جانتا ہوں اور کوئی چیز بھی میری جزا سزا سے باہر نہیں رہ سکتی۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَبَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ۔ (حٰمٓ السجدۃ:35) یعنی تُو دشمن کی بُرائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص جس سے تیری عداوت ہے وہ تیرے اس حسین سلوک کو دیکھ کر شرمندہ ہوگا اور وہ تیرا گرم جوش دوست بن جائیگا۔ گویا بتایا کہ سزا آخر اس لئے دی جاتی ہے کہ انسان دوسروں کے ضرر سے بچ جائے اور اُسے اپنی اصلاح کا خیال آئے۔ لیکن دوسرے کے ضرر سے بچنے کا صرف یہی طریق نہیں کہ اُس کو سزا دی جائے بلکہ اگر عفو سے اس کی اصلاح ہوسکتی ہو تو بہتر یہی ہے کہ اس کو معاف کردو۔ اور اس بات سے مت گھبراؤ کہ اس کا کوئی خراب نتیجہ نکلے گا۔ کیونکہ دوسرا شخص اِس سلوک سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اُسکی آنکھیں نیچی ہوجائیں گی اور وہ تمہاری دوستی اور محبت کا دم بھرنے لگے گا۔

بقیہ صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

یاد رہے!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ یکم اپریل 2026ء سے 30-5 پر نشر ہو رہا ہے۔ احباب اس کے مطابق خطبہ جمعہ حضور انور سُننے اور سُنانے کا انتظام فرمائیں۔ (ادارہ)

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 اپریل 2026 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اداریہ

امن کیلئے ترستی دُنیا!

امریکہ اسرائیل اور ایران کی جنگ کو ایک ماہ سے اُوپر ہو گیا ہے۔ اس جنگ کے شروع ہونے سے پہلے یہ خیال تھا کہ چند دنوں میں اس کا فیصلہ ہو جائے گا لیکن سیاسی ماہرین اور تجزیہ نگاروں کے اندازوں کے برعکس یہ جنگ نہ صرف لمبی کھچ گئی ہے بلکہ جانی و مالی نقصان اسرائیل اور ایران کی حدود سے نکل کر علاقے کے دیگر خلیجی ممالک تک بھی پھیل گیا ہے۔ عرب کے ممالک اور اسرائیل و ایران لمحہ لمحہ جانی خطرات سے دوچار ہیں۔ اب تک ایران اسرائیل اور خلیجی ممالک کے ہزاروں فوجی و صنعتی اہداف پر حملے ہو چکے ہیں اور اب دیگر ایشین و یوروپین ممالک بھی جن میں ہمارا ملک بھارت بھی شامل ہے تیل، گیس اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کا شکار ہو گئے ہیں۔ آبنائے ہرمز اور اب بحر احمر کے آبی راستہ کے متاثر ہونے سے وسیع معاشی نقصان ہو رہا ہے جس کی لپٹیں ایشیا کے ساتھ ساتھ یورپ کے بعض ممالک کو بھی جُھلسا رہی ہیں۔ اگر یہ جنگ لمبے عرصہ تک چلتی رہی تو اس کے عالمی جنگ میں تبدیل ہونے کے قوی امکانات ہیں۔ ماہرین کے مطابق اس جنگ میں A.I کا استعمال اس کو اور بھی خطرناک بنا سکتا ہے جہاں نہ اخلاقی قدریں ہیں اور نہ انسانی ہمدردی۔ امریکی صدر کے حالیہ بیانات سے اگرچہ ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ دو سے تین ہفتوں تک اس جنگ کو ختم کرنے کا عندیہ دے رہے ہیں لیکن عالمی حلقوں میں ان کے سابقہ بیانات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر کسی قسم کی حتمی رائے دینے سے گریز کیا جا رہا ہے۔ شکر ہے کہ ایران اور امریکہ اب عارضی طور پر ceasefire پر متفق تو ہوئے ہیں لیکن اس کے قائم رہنے کے متعلق وثوق سے کہا نہیں جا سکتا کیونکہ ابتداء سے ہی اس پر خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی سال پہلے اس حوالہ سے برٹش پارلیمنٹ۔ کوبلز جرمنی کے ملٹری ہیڈ کوارٹر۔ کیپٹل ہل واشنگٹن۔ ڈی۔ سی میں اراکین کانگریس و سینٹ، سفراء وہائٹ ہاؤس اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف اور دیگر دانشوروں اسی طرح یورپین پارلیمنٹ اور دیگر کئی جگہوں پر عالمی جنگ کے خطرات کو بھانپتے ہوئے دنیا میں امن کے قیام کے لئے خطابات ارشاد فرمائے تھے اسی طرح اسرائیل ایران اور امریکہ و دیگر ممالک کے صدور صاحبان کو فکر انگیز خطوط لکھ کر اس حوالہ سے توجہ دلائی تھی۔ یہ خطابات اور خطوط آج بھی اہل دنیا کو دعوتِ عمل دے رہے ہیں۔

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سال پہلے 26/فروری 2012ء کو اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر بن یامن نتن یاہو کو ایک ہمدردی بھرا خط لکھا تھا۔

فرماتے ہیں:

’’آج کل ہم یہ خبریں سن رہے ہیں کہ آپ ایران پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں باوجود اس کے کہ عالمی جنگ کے مہلک نتائج آپ کی آنکھوں کے سامنے ہیں پچھلی عالمی جنگ میں جہاں کروڑوں دیگر لوگ لقمہ اجل بنے تھے وہاں لاکھوں یہودی بھی کام آئے تھے۔ اپنے ملک کا وزیر اعظم ہونے کے ناطے آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی قوم کی جانوں کی حفاظت کریں۔ دنیا کے موجودہ حالات صاف بتا رہے ہیں کہ اب اگلی عالمی جنگ محض دو ممالک کی لڑائی نہیں ہوگی بلکہ ملکوں کے بلاک بن کر سامنے آئیں گے۔ عالمی جنگ چھڑنے کا خطرہ نہایت سنجیدگی سے سامنے آرہا ہے جس سے مسلمانوں، عیسائیوں اور یہود سب کی جانوں کو خطرہ ہے۔ خدانخواستہ اگر ایسی جنگ بھڑکی تو یہ انسانی تباہی کا ایک جاری سلسلہ ہوگا جس کا شکار آنے والی نسلیں ہوں گی جو اپاہج یا معذور پیدا ہوں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگلی جنگ میں ایٹمی ہتھیار استعمال ہوں گے۔

میری آپ سے درخواست ہے کہ دنیا کو جنگ کے دہانہ پر پہنچانے کی بجائے اپنی انتہائی ممکنہ کوشش کریں کہ انسانیت عالمی تباہی سے محفوظ رہے۔ باہمی تنازعات کو طاقت کے استعمال سے حل کرنے کی بجائے گفت وشنید اور مذاکرات کا راستہ اپنائیں تا کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو تابناک مستقبل مہیا کر سکیں نہ یہ کہ ہم انہیں معذوریوں کا تحفہ دینے والے ہوں۔‘‘ (حضور اقدس کے انگریزی خط کا اردو ترجمہ بحوالہ ’’عالمی بحران اور امن کی راہ‘‘ صفحہ 160)

اسی طرح حضور انور نے انہی دنوں اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر کو بھی خط لکھا تھا جس کے کچھ حصّے قارئین کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں:

’’امنِ عالم کو درپیش حالیہ خطرات نے مجھے مجبور کیا کہ میں آپ کو یہ خط لکھوں آپ ایران کے سربراہ کی حیثیت سے ایسے فیصلوں کا اختیار رکھتے ہیں جو نہ صرف آپ کی قوم کے مستقبل پر اثر انداز ہونے والے ہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے اہمیت کے حامل ہیں۔ آج ہر طرف اضطراب اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے یعنی دنیا کے کچھ خطوں میں چھوٹے پیمانہ پر جنگیں شروع ہو چکی ہیں جبکہ بعض اور علاقوں میں عالمی طاقتیں قیام امن کے بہانے سے مداخلت کر رہی ہیں۔ آج دنیا کا ہر ملک یا تو کسی دوسرے ملک کی دشمنی پر کمربستہ ہے یا کسی دوسرے ملک کا حمایتی بنا ہوا ہے لیکن انصاف کے بُنیادی تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف کوئی بھی متوجہ نہیں۔ عالمی حالات کو دیکھتے ہوئے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک اور عالمی جنگ کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔

سب جانتے ہیں کہ دنیا کے کئی چھوٹے بڑے ممالک ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے دوسروں کے لئے بغض، کینہ اور دشمنیاں پال رکھی ہیں جو اپنے عروج پر ہیں۔ اس مشکل صورتِ حال میں ہمیں تیسری عالمی جنگ کے منڈلاتے ہوئے بادل صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کی یہ فراوانی ہمیں صاف بتا رہی ہے کہ تیسری عالمی جنگ ایک ایٹمی جنگ ہوگی۔ جس کی وجہ سے وسیع پیمانہ پر تباہی کے علاوہ ایسی جنگوں کا تلخ نتیجہ آئندہ نسلوں کے اپاہج یا معذور پیدا ہونے کی شکل میں نکلے گا۔

میرا ایمان ہے کہ امن کے سفیر اور رحمۃ للعالمین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کے ناطہ سے ہمیں کبھی بھی برداشت نہیں ہوگا اور نہ ہم برداشت کر سکتے ہیں کہ دنیا میں ایسی تباہی واقع ہو۔ لہٰذا ایران سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنی عالمی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے تیسری عالمی جنگ کے امکانات کو کم کرنے میں اپنا مثبت کردار ادا کرے۔

مَیں مانتا ہوں کہ اسرائیل اپنی حدود سے تجاوز کرتا ہے اور اسکی نگاہیں ایران پر ہیں۔ درحقیقت کوئی بھی ملک اگر آپ پر جارحانہ حملہ کرے آپ کو دفاع کا پورا حق حاصل ہے تاہم جس حد تک ممکن ہو تصفیہ طلب اُمور کے لئے افہام وتفہیم اور مذاکرات کی راہ اپنانے میں ہی عافیت ہے۔ میری آپ سے عاجزانہ استدعا ہے کہ اختلافی اُمور حل کرنے کیلئے طاقت کے استعمال کی بجائے مذاکرات کا راستہ اختیار کریں۔

مَیں خدا تعالیٰ کی اس برگزیدہ ہستی کا پیروکار ہونے کی حیثیت سے آپ سے درخواست گزار ہوں کہ جو اس زمانہ میں حضرت نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام کے طور پر مامور ہوا اور وہ مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے آپ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسانیت کو خالق حقیقی سے ملایا جائے اور آپ کے آقا و مطاع رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر لوگوں میں عدل وانصاف قائم کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ مسلم اُمت کو یہ حسین تعلیم سمجھنے کی توفیق نصیب کرے۔ (عالمی بحران اور امن کی راہ صفحہ 167-169)

حضور انور نے 08/مارچ 2012ء کو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کو جو خط لکھا اس کے کچھ حصے پیش خدمت ہیں۔ آپ نے تحریر فرمایا:

’’دنیا میں بڑھتے ہوئے پریشان کن حالات کے پیش نظر مَیں نے ضروری سمجھا کہ آپ کو یہ خط لکھوں کیونکہ آپ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے منصب پر فائز ہیں اور یہ ایسا ملک ہے جو سب سے بڑی عالمی طاقت ہے۔ اسی بناء پر آپ کو ایسے فیصلے کرنے کا اختیار ہے جو نہ صرف آپ کی قوم کے مستقبل پر بلکہ عالمی سطح پر اثر انداز ہوتے ہیں.....

میری آپ سے بلکہ تمام عالمی قائدین وعمائدین سے یہ درخواست ہے کہ دوسری اقوام کی راہنمائی کرنے کے لئے طاقت کے استعمال کی بجائے سفارت کاری، سیاسی بصیرت اور دانش مندی کو بروئے کار لائیں بڑی عالمی طاقتوں مثلاً امریکہ کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور چھوٹے ممالک کی غلطیوں کو بہانہ بنا کر دنیا کا نظم ونسق برباد نہیں کرنا چاہئے....

میری آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دنیا کی بڑی اور چھوٹی طاقتوں کو تیسری عالمی جنگ کے شعلے بھڑکانے سے باز رکھنے کے لئے اپنی تمام تر کوششیں وقف کر دیں۔ اگر ہم قیام امن کی کوششوں میں ناکام رہے تو یقیناً یہ جنگ ایشیا اور یوروپ کے صرف غریب ممالک تک محدود نہیں رہے گی نیز ہماری آئندہ نسلیں اس کا خمیازہ بھگتیں گی۔ جب ایٹمی جنگ کی وجہ سے دنیا بھر میں اپاہج یا معذور بچے جنم لیں گے تو آنے والی نسلیں اس قدر شدید عالمی تباہی کا باعث بننے والے اپنے آباء واجداد کو کبھی معاف نہیں کریں گی.....اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام عالمی لیڈروں کو یہ پیغام سمجھنے کی توفیق بخشے۔‘‘ (عالمی بحران اور امن کی راہ صفحہ 175-177)

ان ایام میں ضروری ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات وخطوط کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے تا کہ دنیا امن وسلامتی کے شہزادے کے خلیفہ کی مبارک آواز پر کان دھرے۔ حضور اقدس ہر جمعہ میں دعا کی تحریک فرما رہے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ ہم احمدی باقاعدگی سے دعائیں کریں اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیں تا کہ دنیا سے خوف اور بدامنی کا ماحول دور ہو اور صلح وسلامتی کی خوشگوار ہوائیں چلنی شروع ہو جائیں۔

❁❁❁

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ۝

(البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی موقع پر، کسی مجلس میں، کسی طبقہ میں اس بات کو اُمّت کے دلوں میں بٹھانے کا موقع نہیں چھوڑا کہ جہاں آپؐ نے خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی عظمت کو قائم کرنے کی نصیحت نہ فرمائی ہو

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کے قیام کے لیے مشرکینِ مکہ جیسی ایک طاقتور قوم کا مقابلہ کیا اور آخر کار خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک کر دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام قبول کرنے والوں کے دلوں میں بھی توحید قائم کرنے کے لیے ایک عظیم بابرکت جہاد فرمایا اور اپنی قوت قدسیہ کے طفیل توحید سے پیار کرنے والی ایک جماعت قائم فرما دی

لوگوں سے کوئی بھی مفاد اٹھانے کے لیے دکھاوے کا اظہار اور خوشامد کرنا اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو لانا اور یہ شرک ہے جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی چیز پر انحصار شرک ہے۔ باریکی میں جا کر ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ہم میں کوئی شرک کا پہلو تو نہیں کیونکہ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور تربیت نے صحابہؓ کو بھی توحید کا راستہ دکھانے کا ایک مینار بنا دیا تھا

’’درحقیقت قرآن کریم کا کام توحید کو ثابت کرنا اور غلط عقائد کو مٹانا ہے۔ پس جب اس سورۃ [اخلاص] نے نہایت جامع مانع الفاظ کے ساتھ مختصر طور پر وہ مضمون ادا کر دیا جس سے غلط عقائد کا ابطال ہوتا ہے اور توحید کی حقیقت کو بیان کر دیا تو یہ سورۃ ثلث قرآن کیا بلکہ سارے قرآن کے برابر ہو گئی۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سورۃ کو ثلث قرار دینا مبالغہ نہیں بلکہ اس کے مضمون کی اہمیت کے پیش نظر ہے‘‘ (حضرت مصلح موعودؓ)

یہ مہینہ مارچ کا مہینہ ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اور 23 / مارچ کی مناسبت سے ’’یوم مسیح موعود‘‘ کے جلسے بھی ہم کرتے ہیں۔ وہ اس لیے کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کو اللہ تعالیٰ نے جو اپنے وعدے کے مطابق بھیجا ہے توحید کے قیام کے لیے بھیجا ہے۔ پس جب آپؑ نے جماعت قائم فرمائی تو اس کی بیعت میں آ کر ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم بھی ہمیشہ توحید پر قائم رہیں گے اور حقیقی توحید کا حق تبھی ادا ہو گا جب ہم میں سے ہر ایک خود اپنے اندر بھی، اپنی فیملی کے اندر بھی، اپنے معاشرے میں بھی توحید کے قیام کے لیے کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس بھیجے ہوئے کو قبول کر کے توحید کا قیام کریں اور یاجوج ماجوج اور دجالی فتنوں کو توڑیں جو آج کل بڑی شدت سے حملہ آور ہیں

جس وقت سے اس [آنحضرت ﷺ] نے نبوت کا اعلان کیا ہے اس وقت سے لے کر موت کے وقت تک ایک ہی لفظ اس کی زبان پر رہا اور وہ اللہ کا لفظ تھا۔ گویا اسے ایک دھن تھی اور جنون تھا کہ خدا کو منوانا ہے اور اسے دنیا میں ظاہر کرنا ہے (ایک فرانسیسی مورخ)

’’آپؐ کی اور تمام انبیاء کی دنیا میں آنے کی غرض یہی ہوتی ہے کہ شرک مٹائیں اور خدا تعالیٰ کو منوائیں۔ اس کی وحدانیت کو دنیا میں پھیلا دیں‘‘ (حضرت مصلح موعودؓ)

قوم کو آخری نصیحت اور آخری سبق جو آپؐ نے دیا وہ یہی تھا کہ مجھے مشرکانہ مقام نہ دینا اور اگر تم نے یہ کیا تو یہ نہ سمجھنا کہ مَیں اس سے خوش ہوں گا بلکہ میری روح ایسا کرنے والوں پر لعنت کرے گی

ہم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ماننے والے ہیں ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہم توحید کی حقیقت کا ادراک پیدا کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توحید کے قیام کے لیے دردکو سمجھ کر اس کے لیے پوری کوشش کر کے حقیقی موحد بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

توحیدِ الٰہی کی تڑپ میں سیرت نبوی ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ نیز مشرق وسطیٰ میں جنگی حالات کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک

دشمن ان حالات سے فائدہ اٹھا کر بے چینی پیدا کرنا چاہتا ہے تا کہ مسلمان ملک کبھی ایک دوسرے کے مددگار نہ بن سکیں۔ اس لیے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس لحاظ سے بھی دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلامی ملکوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے کی بھی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 / مارچ 2026ء بمطابق 27 / امان 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے توحید کا ذکر ہو رہا تھا فتح مکہ کے وقت بتوں کو گرانے کی تفصیل گذشتہ خطبات میں بیان ہو چکی ہے۔ یہ سب کچھ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی توحید کے اعلان کے طور پر کیا تھا کہ جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو ان کا تو یہ حال ہے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا مکہ کے اردگرد مشرکین کے سب بڑے بڑے بت جیسے منات، عُزّٰی، سُواع وغیرہ کو منہدم کر دیا گیا۔ اس حوالے سے اہلِ طائف کے بت لات کے بارے میں ایک روایت یوں ملتی ہے۔

اہل طائف نے اپنے بت لات کے بارہ میں جسے وہ رَبَّہ یعنی دیوی کہتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ تین سال تک اسے توڑا نہ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرتِ توحید نے یہ مداہنت قبول نہیں فرمائی۔ اہلِ طائف نے پھر عرض کیا کہ ایک سال تک ہی اسے نہ گرائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی انکار کیا۔ انہوں نے کہا چلیں ایک ماہ تک اسے نہ گرانے کی اجازت دے دیں تا کہ لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں اور بے وقوف لوگ اور عورتیں اسے گرانے کی وجہ سے اسلام سے دور نہ ہوں لیکن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس کی بھی رخصت نہیں دی اور حضرت ابوسفیانؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کو بھجوا کر اس بت کو گروا دیا۔
آپؐ کی توحید کے لیے غیرت نے یہ گوارا نہیں کیا کہ کسی صورت میں بھی یہ بت رہنے دیے جائیں جبکہ اب اسلامی حکومت قائم ہوچکی ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 304 تا 305 دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ابو الْھَیَّاج اَسَدِی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی بن ابی طالبؓ نے کہا: کیا مَیں تمہیں اس کام یعنی مہم پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ تم کوئی مورتی نہ چھوڑ نا مگر اسے مٹا دینا اور نہ کوئی ابھری ہوئی قبر چھوڑ نا مگر اسے برابر کردینا۔

(صحیح مسلم (مترجم) جلد 4 صفحہ 133، کتاب الجنائز، باب الامر بتسویۃ القبر حدیث 1597، نور فاؤنڈیشن ربوہ)

کیوں؟ کیونکہ یہ توحید کی نفی کرنے والی چیزیں ہیں اور اسلامی حکومت میں اس کو کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن افسوس ہے کہ آج کل مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد قبروں کے پوجنے اور سجدے کرنے اور خدا تعالیٰ سے مانگنے کی بجائے ان قبروں میں دفن بزرگوں سے مانگتے ہیں اور اس بارے میں انتہائی مبالغہ کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کے قیام کے لیے مشرکینِ مکہ جیسی ایک طاقتور قوم کا مقابلہ کیا اور آخر کار خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک کردیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام قبول کرنے والوں کے دلوں میں بھی توحید قائم کرنے کے لیے ایک عظیم بابرکت جہاد فرمایا اور اپنی قوتِ قدسیہ کے طفیل توحید سے پیار کرنے والی ایک جماعت قائم فرمادی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کی اتنے لطیف اور عمدہ انداز میں تربیت فرمائی کہ شرک کا شائبہ تک بھی کسی کی سوچ میں پیدا نہ ہونے پایا اور اس کے لیے صحابہؓ کو اس بات سے بھی منع فرمایا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں مبالغہ کریں۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے ابن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا تھا۔ مَیں تو صرف اس کا بندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور تم کہو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

(صحیح البخاری کتاب: احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ: واذکر فی الکتاب مریم حدیث نمبر: 3445)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطابؓ سے آملے۔ وہ ایک قافلے میں جارہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھارہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنو! اللہ تمہیں منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ دادوں کی قسمیں کھاؤ۔ جس نے قسم کھانی ہو تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان والنذور باب لا تحلفوا بآبائکم حدیث 6646)

آپؐ کو برداشت نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے مقابل پر ہلکا سا بھی کسی چیز کو رکھا جائے۔

توحید کا کلمہ پڑھنے والے کے مقام کے بارے میں ایک روایت میں یوں بیان ہوا ہے۔ عُبید اللہ بن عَدِی بن خِیَار نے بیان کیا کہ حضرت مِقداد بن عَمرو کِندیؓ نے اور بنوزُہرہ کے حلیف نے اور وہ بنوزہرہ کے حلیف تھے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کو بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بتائیں اگر کفار میں سے کسی شخص سے میرا مقابلہ ہوجائے اور ہم دونوں لڑ پڑیں اور وہ میرے دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ پر تلوار کا وار کرے اور اسے کاٹ دے۔ پھر مجھ سے ایک درخت کی اوٹ میں ہوجائے یعنی چھپ جائے اور کہے میں اللہ کی خاطر مسلمان ہوگیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب اس نے یہ کہہ دیا، کلمہ پڑھ لیا تو اس کے بعد کہ اس نے ایسی بات کہی ہے، کیا اب میں اس کو مار ڈالوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔ حضرت مقدادؓ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے اور اس کو کاٹنے کے بعد پھر یہ کہا ہے کہ لا الہ الا اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے قتل نہ کرو کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کردیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہوجائے گا جو تم کو اُسے قتل کرنے سے پہلے حاصل تھا اور تم اس کے مقام پر ہوجاؤ گے جو اس کو اس کلمے کے کہنے سے پہلے حاصل تھا جس کو اس نے کہا تھا۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب (12)، حدیث نمبر 4019)

پس چاہے جتنے پرانے صحابہؓ جو تھے انہوں نے بھی اگر کوئی ایسی حرکت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سخت برا منایا۔ لیکن آج کل کے علماء کا حال دیکھیں۔

پاکستان میں احمدیوں کو کلمہ پڑھنے کے باوجود جس ظلم کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس کی انتہا کوئی نہیں۔ ان ظلم کرنے والوں کا فیصلہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے۔ بہرحال اب یہ لوگ جو ہیں جوان شدت پسند مولویوں کے پیچھے چل رہے ہیں ان کو غور کرنا چاہیے۔

پھر اسی حوالے سے ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا۔ صبح کے وقت ہم جُہَینہ کے حُرُقات میں پہنچے۔ حُرُقات جُہَینہ قبیلے کے علاقے میں ایک گاؤں کا نام تھا۔ وہاں ایک شخص کو مَیں نے جالیا۔ اس نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مگر میں نے اسے نیزہ مارا۔ پھر اس سے میرے دل میں خلش پیدا ہوئی کیونکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا تھا اور میں نے پھر بھی اس کو ماردیا تو مَیں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا اور تم نے اسے قتل کردیا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! یہ تو اس نے ہتھیار کے ڈر سے کہا تھا۔ فرمایا: تم نے کیوں اس کا دل نہ چیرا تاکہ تم جان لیتے کہ اس نے یہ دل سے کہا تھا یا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ خواہش کی کہ کاش! مَیں نے اس دن ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔

(صحیح مسلم (مترجم) جلد 1 صفحہ 88-89، کتاب الایمان - بَابُ تحریم قتل الکافر بعد ان قال: لا الہ الا اللہ حدیث 132، نور فاؤنڈیشن ربوہ)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت اور جہنم واجب کرنے والی دو چیزیں کون سی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جو اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ کا شریک کسی چیز کو نہیں بناتا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص فوت ہوا جبکہ وہ اللہ کا شریک بناتا تھا تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم (مترجم) جلد 1 صفحہ 84-85، کتاب الایمان، باب الدلیل علی انّ من مات لا یشرک باللہ شیئًا دخل الجنۃ ...... حدیث نمبر: 127)

محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تم پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ شرکِ اصغر ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! شرکِ اصغر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ریاء۔ دکھاوا۔ قیامت کے دن جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جن لوگوں کے لیے تم دنیا میں دکھاوا کرتے تھے۔ جو تمہارے دکھاوے کے کام تھے، انہی کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا تمہیں ان کے پاس کوئی بدلہ ملتا ہے۔ اب بخشش مانگنی ہے تو ان سے مانگو۔ پھر دیکھو تمہیں کیا ملتا ہے۔

(مسند الامام احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 799 حدیث: 24030 عالم الکتب 1998ء)

پس لوگوں سے کوئی بھی مفاد اٹھانے کے لیے دکھاوے کا اظہار اور خوشامد کرنا اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو لانا اور یہ شرک ہے جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے کہا: ہم میں سے کس نے ظلم نہیں کیا؟ ہم میں تو بہت سارے ہوں گے۔ ہمیں پتہ بھی نہیں لگتا اور ہم ظلم کر جاتے ہیں تو اللہ عزّ وجلّ نے نازل فرمایا: اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ۔ یعنی شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب ظلم دون ظلم حدیث: 32)

یہ جواب پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگیا کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی چیز پر انحصار شرک ہے۔ باریکی میں جاکر ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ہم میں کوئی شرک کا پہلو تو نہیں کیونکہ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔

بخاری کی شرح میں جو ہماری چھپی ہوئی ہے۔ حضرت ولی اللہ شاہ صاحب نے جو شرح کی ہے اس میں لکھا ہے کہ ”اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ۔ ظلم کے معنے وَضۡعُ الشَّیۡءِ فِیۡ غَیۡرِ مَوۡضِعِہٖ۔ کسی چیز کو بے محل رکھنا۔ ہر اک قسم کی بد اخلاقی اور ناجائز باتیں ظلم کے مفہوم میں شامل ہیں۔ کُفۡرٌ دُوۡنَ کُفۡرٍ کے عنوان کے ماتحت شرک کو سب سے بڑا کفر قرار دیا گیا ہے اور معمولی بداخلاقی کو بھی کفر قرار دیا گیا ہے۔“ یہ ہے باریکی اس کی ”پھر اس کے بعد ظُلۡمٌ دُوۡنَ ظُلۡمٍ کے عنوان کے ماتحت شرک کو سب سے بڑھ کر ظلم قرار دے کر بتلایا کہ وہ کیوں گناہ عظیم ہے؟ اس لیے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے صفات خاصہ الوہیت دوسروں کی طرف منسوب کردیے جاتے ہیں۔ عبادت یعنی محبت و اطاعت جو دراصل اللہ تعالیٰ کا حق ہے اس میں غیروں کو شریک بنالیا جاتا ہے انسان جو اس کا بندہ تھا اور اس کی مرضی پوری کرنے کے لیے آیا تھا اپنے نفس کا یا اپنے جیسے انسان کا یا ادنیٰ ادنیٰ ہستیوں کا بندہ بن کر اپنے آپ کو اس مقام سے بہت نیچے گرادیتا ہے جس پر کھڑا ہونے کے لیے اسے پیدا کیا گیا۔ حقوق العباد میں ناجائز تصرف جس قدر ظلم ہے“ یہ بھی ظلم ہے۔ ”حقوق اللہ میں ناجائز تصرف اس سے بدرجہا بڑھ کر ظلم ہے۔“ حقوق العباد میں جو ظلم ہے وہ تو ہے لیکن اللہ کے جو حقوق ہیں اس میں ادائیگی کو صحیح طرح ادا نہ کرنا یہ بھی ظلم ہے۔ ”یہ ظلم کا مفہوم ہے جو شرک میں پورے طور پر پایا جاتا ہے۔ شرک دراصل انسان کے غایہ کمالیہ کو برباد کرنے والا ہے...... آیت و حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام بخاریؒ نے یہ بتلایا ہے کہ ایمانِ کامل وہ ہے جو شرک کی ملونی سے بکلی پاک ہو۔ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الۡاَمۡنُ وَہُمۡ

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ ○ (البقرہ: 283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء اور فجر ہے
کاش کہ وہ جانتے جو ثواب عشاء اور فجر کی نماز میں ہے

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب ذکر العشاء)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

مُّهۡتَدُوۡنَ۔ (الانعام: 83) کامل امن اور ہدایت ایسے ہی لوگوں کا حصہ ہے جن کے ایمان میں کسی قسم کے شرک اور ظلم کی ملونی نہ ہو۔ ایمان اس وقت تک کامل نہیں جب تک کہ ایک طرف اعمال صالحہ اس کے ساتھ نہیں اور دوسری طرف وہ ہر قسم کے ظلم سے خالی نہیں کیونکہ شرک اور گناہ اور ہر قسم کا کفر اس کو ناقص کرتا رہتا ہے۔‘‘

(صحیح البخاری جلد 1 صفحہ 79 نظارت اشاعت)

پس یہ توحید پر قائم ہونے اور شرک سے پاک ہونے کا معیار ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا۔

ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لیے مناسب نہیں تھا۔ اور اس نے مجھے گالی دی اور اس کے لیے مناسب نہیں تھا۔ اور جو اس کا مجھے جھٹلانا ہے اس کا یہ کہنا ہے کہ میں اس کو ہرگز دوبارہ پیدا نہیں کروں گا۔ دوبارہ یعنی جو اگلے جہان کے بعد ہے اس کا انکار کر رہا ہے تو یہ اللہ کو جھٹلانا ہے جس طرح کہ میں نے اس کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا۔ اور جو اس کا مجھے گالی دینا ہے تو اس کا یہ کہنا ہے کہ اس نے ایک بیٹا بنا لیا ہے حالانکہ میں بے نیاز ہوں۔ مَیں نے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور اس کی صفات میں اس کا کوئی بھی شریک کار نہیں۔

(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب قولہ (اَللّٰہُ الصَّمَدُ) حدیث: 4975)

اس سورت، سورہ اخلاص کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’اس اقلّ عبارت کو‘‘ یہ جو چھوٹی سی عبارت ہے ’’جو بقدر ایک سطر بھی نہیں دیکھنا چاہیے کہ کس لطافت اور عمدگی سے ہر یک قسم کی شراکت سے وجود حضرت باری کا منزہ ہونا بیان فرمایا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کو ہر قسم کے شرکوں سے اس نے پاک کر دیا۔ ’’اس کی تفصیل یہ ہے کہ شرکت از روئے حصر عقلی چار قسم پر ہے۔‘‘ عقل کے لحاظ سے دیکھیں تو چار قسم کی باتوں پہ شرکت ہوسکتی ہے۔ ’’کبھی شرکت عدد میں ہوتی ہے۔‘‘ تعداد میں ایک، دو، تین ہوں ’’اور کبھی مرتبہ میں‘‘ ہوتی ہے۔ کسی کا مرتبہ بلند ہوتا ہے ’’اور کبھی نسب میں‘‘ ہوتی ہے خاندانی نسب ہے۔ ’’اور کبھی فعل اور تاثیر میں۔‘‘ کام کے لحاظ سے اور اس کے نتائج کے لحاظ سے ہے۔ ’’سو اس سورۃ میں ان چاروں قسموں کی شرکت سے خدا کا پاک ہونا بیان فرمایا اور کھول کر بتلا دیا کہ وہ اپنے عدد میں ایک ہے دو یا تین نہیں اور وہ صمد ہے یعنی اپنے مرتبہ وجوب اور محتاج الیہ ہونے میں منفرد‘‘ ہے۔ جو اس کا مقام ہے، اس کی جو ضرورت ہے اور اس کا کسی کا محتاج ہونا جو ہے اس میں وہ بالکل پاک ہے ’’اور یگانہ ہے اور بجز اس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور ہالک الذات ہیں۔‘‘ جو اپنی ذات میں ختم ہونے والی ہیں۔ ہلاک ہونے والی ہیں۔ لیکن وہ ہے ہمیشہ رہنے والا۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ’’جو اس کی طرف ہردم محتاج ہیں‘‘ تمام دنیا کی چیزیں جو فانی ہیں وہ اسی کی محتاج ہیں ’’اور وہ لَمۡ یَلِدۡ ہے یعنی اس کا کوئی بیٹا نہیں تا بوجہ بیٹا ہونے کے اس کا شریک ٹھہر جائے اور وہ لَمۡ یُوۡلَدۡ ہے یعنی اس کا کوئی باپ نہیں تا بوجہ باپ ہونے کے اس کا شریک بن جائے اور وہ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا ہے یعنی اس کے کاموں میں کوئی اس سے برابری کرنے والا نہیں تا باعتبار فعل کے اس کا شریک قرار پاوے۔ سو اس طور سے ظاہر فرما دیا کہ خدائے تعالیٰ چاروں قسم کی شرکت سے پاک اور منزّہ ہے اور وحدہ لاشریک ہے۔‘‘ (براہینِ احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 518 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی سریہ پر امیر بنا کر بھیجا اور وہ اپنی نماز میں اپنے ساتھیوں کے لیے قراءت کرتے اور قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قراءت پر ختم کرتے یعنی آخر میں سورہ اخلاص پڑھتے۔ جب وہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے پوچھو کہ ایسا کس وجہ سے کرتا تھا؟ چنانچہ انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ کیونکہ یہ رحمان کی صفات پر مشتمل ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس کو پڑھوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو بتا دو کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان ہے تو پھر سن لو کہ اللہ بھی تمہارے سے محبت کرتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللہ حدیث 7375)

صحابہؓ کی بھی اللہ تعالیٰ سے محبت اور توحید سے پیار کی معرفت سے بھری ہوئی مثالیں ملتی ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا۔ انصار میں سے ایک شخص مسجد قباء میں ان کی امامت کراتا تھا۔ جب کبھی وہ نماز میں ان کے لیے کوئی سورت پڑھتا تو وہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سے آغاز کرتا تھا یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوتا پھر اس کے ساتھ دوسری سورۃ پڑھتا اور وہ یہ ہر رکعت میں کرتا تھا۔ پہلا قصہ تو کسی مہم پہ بھیجے ہوئے قافلے کا تھا۔ یہ ہے کہ ایک علاقے کے امام مستقل یہ کیا کرتے تھے۔ تو اس کے ساتھیوں نے اس سے بات کی انہوں نے کہا کہ تم یہ سورۃ پڑھتے ہو پھر یہ خیال کرتے ہو کہ تمہارے لیے کافی نہ ہوں گی یہاں تک کہ تم ایک دوسری سورۃ پڑھتے ہو۔ یا تو تم صرف اسے پڑھو یعنی سورۃ اخلاص کو پڑھو یا اسے چھوڑ دو اور دوسری سورۃ کو پڑھا کرو۔ اس نے کہا میں اسے چھوڑنے والا نہیں۔ اگر تم لوگ پسند کرتے ہو کہ میں تمہاری امامت اس کے ساتھ کروں تو میں کرتا ہوں اور اگر تم اس سورۃ کو پڑھنا ناپسند کرتے ہو تو میں تم لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں یعنی امامت کی مجھے ضرورت نہیں ہے اور وہ اسے اپنے میں سے سب سے افضل خیال کرتے تھے کیونکہ وہ لوگ جو تھے اس شخص کو اپنے میں سے سب سے بہتر خیال کرتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے کہ اس کے علاوہ کوئی ان کی امامت کرائے۔ بہرحال جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی کہ یہ شخص اس طرح پڑھتا ہے سورۃ اخلاص ہر رکعت میں پڑھتا ہے اور ہر سورۃ سے پہلے۔ آپؐ نے فرمایا: اے فلاں! جس بات کا تمہارے ساتھی تمہیں کہتے ہیں اس پر عمل کرنے سے کیا بات تمہیں روکتی ہے اور کیا چیز تمہیں آمادہ کرتی ہے کہ تم ہر رکعت میں یہ سورۃ پڑھو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں اس سے محبت کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اس کی محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا۔ یعنی سورہ اخلاص کی محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص حدیث 2901)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور تربیت نے صحابہؓ کو بھی توحید کا راستہ دکھانے کا ایک مینار بنا دیا تھا۔

بخاری کی ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ اس سورۃ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث القرآن قرار دیا ہے یعنی قرآن کا تیسرا حصہ۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل ھو اللہ احد، روایت نمبر 5013)

اس کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ ’’اس سورۃ کے ثلثِ قرآن ہونے سے یہ مراد نہیں کہ یہ سورۃ قرآن کریم کے حجم کا تیسرا حصہ ہے بلکہ صرف یہ مراد ہے کہ اس کا مضمون خاص اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں دو بڑے فتنے پیدا ہونے والے تھے ایک دجالی فتنہ اور دوسرا یاجوج و ماجوج کا فتنہ اور ان دونوں فتنوں نے یکے بعد دیگرے اسلام کے ساتھ ٹکر لینی تھی۔ ایک فتنہ خدائے واحد کی بجائے تین خداؤں کا عقیدہ لیے ہوئے ہے یعنی خدا باپ، خدا بیٹا، خدا روح القدس اور دوسرا فتنہ دہریت کا ہے۔ یعنی وہ سرے سے خدا کا منکر ہے۔ قرآن کریم نے ان ہر دو فتنوں کے عقائد کی تردید کی ہے اور صحیح عقائد کو بیان فرمایا ہے۔ قرآن کریم خدا باپ کی تعریف سے بھرا ہوا ہے اور اسی طرح سے خدا باپ کے ربّ ہونے اور ایک ہونے کی تائید کرتا ہے‘‘ یعنی خدائے واحد اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور وہ ایک ہے۔ اسی کی تائید قرآن کریم کرتا ہے ’’اور خدا روح القدس اور خدا بیٹے کی نفی پورے زور سے کرتا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ اس چیز سے انکار کرتا ہے کہ دو خدا دوسرے بھی ہیں ’’گویا قرآن کریم نے خدا باپ کی خدائی کو قائم کیا ہے اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس کی تردید کی ہے۔ اس لیے یہ صاف بات ہے کہ چونکہ خدا باپ کی تائید قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے، اس لیے سورۃ اخلاص بھی قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے۔

درحقیقت قرآن کریم کا کام توحید کو ثابت کرنا اور غلط عقائد کو مٹانا ہے۔ پس جب اس سورۃ نے نہایت جامع مانع الفاظ کے ساتھ مختصر طور پر وہ مضمون ادا کر دیا جس سے غلط عقائد کا ابطال ہوتا ہے‘‘ جھوٹ ثابت ہوتے ہیں ’’اور توحید کی حقیقت کو بیان کر دیا تو یہ سورۃ ثلث قرآن کیا بلکہ سارے قرآن کے برابر ہوگئی۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سورۃ کو ثلث قرار دینا مبالغہ نہیں بلکہ اس کے مضمون کی اہمیت کے پیش نظر ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 15 صفحہ 372، 373، جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یقیناً سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بدمذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا اور اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے ان نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی ملتی ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 121)

آج اس زمانے میں توحید سے عملاً خدا تعالیٰ کو ایک ماننے والوں نے بھی اپنی آنکھیں پھیر لی ہیں جو بظاہر یہی کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں۔ واحد مانتے ہیں۔

یاجوج ماجوج اور دجال کے فتنے تو علیحدہ ہیں، ایک بیرونی فتنے ہیں۔ مسلمانوں کے اندر بھی حقیقی توحید کا ادراک نہیں رہا۔ پس ایسے حالات میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نے مسیح موعود اور مہدی موعود کی صورت میں آنا تھا اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق وہ آیا اور توحید کے خلاف ہر حملے کا مقابلہ کیا۔

پس حقیقی بیعت کا حق تبھی ہم ادا کر سکتے ہیں جب ہم حقیقی توحید کے ماننے والے ہوں۔

اپنی جماعت کا جب آپؑ نے 23/مارچ کو قیام فرمایا۔ یہ مہینہ مارچ کا مہینہ ہے جس میں سے ہم گزر رہے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اسکے کہ وہ ایسا گناہ کرے جو نا قابل معافی ہو

(جامع ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب فی رحمۃ الیتیم، حدیث 1840)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا نے جو عام لوگوں کے نفوس میں رؤیا اور کشف اور الہام کی کچھ کچھ تخم ریزی کی ہے وہ محض اس لئے ہے کہ وہ لوگ اپنے ذاتی تجربہ سے انبیاء علیہم السلام کو شناخت کر سکیں اور اس راہ سے بھی اُن پر حجت پوری ہو اور کوئی عذر باقی نہ رہے۔ (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 226)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

ہیں۔ اور 23/مارچ کی مناسبت سے یوم مسیح موعود کے جلسے بھی ہم کرتے ہیں۔ وہ اس لیے کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کو اللہ تعالیٰ نے جو اپنے وعدے کے مطابق بھیجا ہے تو توحید کے قیام کے لیے بھیجا ہے۔ پس جب آپؑ نے جماعت قائم فرمائی تو اس کی بیعت میں آکر ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم بھی ہمیشہ توحید پر قائم رہیں گے اور حقیقی توحید کا حق تبھی ادا ہوگا جب ہم میں سے ہر ایک خود اپنے اندر بھی، اپنی فیملی کے اندر بھی، اپنے معاشرے میں بھی توحید کے قیام کے لیے کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس بھیجے ہوئے کو قبول کر کے توحید کا قیام کریں اور یاجوج ماجوج اور دجالی فتنوں کو توڑیں جو آج کل بڑی شدت سے حملہ آور ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسراء کے حوالے سے ایک روایت یوں بیان ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں ابراہیم سے ملا اس رات جب مجھے اسراء ہوا۔ انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میری طرف سے اپنی اُمّت کو سلام کہیں اور انہیں بتا دیں کہ جنت پاکیزہ مٹی والی ہے۔ شیریں پانی والی ہے اور وہ وسیع میدان ہے اور اس کے پودے سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اللہ اکبر ہیں۔ (جامع الترمذی کتاب الدعوات باب 59 حدیث 3462)

پس ایک مومن کو ان اذکار کا ذکر اسی گہرائی میں جا کر اور مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی توحید کا ادراک حاصل کر کے کرنا چاہیے تبھی کامیابی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کو واحد و یگانہ سمجھتے ہیں۔

ایک روایت میں یہ حدیث قدسی بیان ہوئی ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! تُو نے جو مجھ سے دعا کی اور مجھ سے امید رکھی میں نے تجھے بخش دیا اس کے باوجود جو تم میں ہے اور مَیں پرواہ نہیں کرتا۔ یعنی ابھی بھی تمہارے اندر کمزوریاں اور کمیاں ہوں گی لیکن مَیں تمہیں بخش دیتا ہوں اس لیے کہ تم مجھ سے دعا کر رہے ہو۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تم مجھ سے بخشش طلب کرو تو مَیں تجھے بخش دوں گا اور مَیں پروا نہیں کرتا کہ کتنے گناہ ہیں۔ مَیں بخشوں گا اور کوئی پرواہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ مالک ہے بخش سکتا ہے۔ فرمایا کہ اے ابن آدم! اگر تم میرے پاس زمین کے برابر خطائیں لے کر آؤ پھر تم مجھ سے ملو۔ میرے ساتھ ایسی حالت میں ملو کہ تم نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو مَیں اس کے برابر تیرے پاس مغفرت لاؤں گا۔ زمین کے برابر خطائیں بھی ہوں، گناہ بھی ہوں لیکن اگر شرک نہیں کیا اور مجھ سے خوف ہے اور میری توحید کا اعلان کرتے ہو اور عمل کرنے کی کوشش کرتے ہو تو مَیں تمہیں بخشوں گا۔ مغفرت دوں گا۔ (جامع الترمذی کتاب الدعوات باب، حدیث 3540)

پس ساری خطائیں، سارے گناہ اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے جب انسان اس کے پاس عاجز ہو کر جائے مگر شرط یہ ہے کہ شرک نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کا حق ادا کیا ہو یہ بھی ضروری ہے۔ صرف مان لینا جیسا پہلے میں نے مثال میں کہا کہ ماننا کافی نہیں۔ عملاً اپنے ہر فعل سے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ خدا تعالیٰ واحد ہے۔

اسی طرح توحید کے اعلیٰ مقام کے بارے میں ایک روایت یوں بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ ؑ نے عرض کیا: اے میرے ربّ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دے جس کے ذریعے مَیں تیرا ذکر بھی کروں اور تجھ سے دعا بھی کروں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ اے میرے خدا! تیرے سب بندے یہی کہتے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو سب کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا کہ یہی کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ حضرت موسیٰ ؑ نے کہا: تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے میرے ربّ! مَیں تو کوئی ایسی چیز، بات چاہتا ہوں جو خاص میرے لیے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر میرے سوا ساتوں آسمان اور ان کے رہنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں۔ میرے سوا جو باقی ساری دنیا ہے ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ان سب پر بھاری ہو جائے گا۔ یعنی زمین و آسمان کی جو کچھ موجودات ہیں، جو آبادیاں ہیں، جو نیکیاں ہیں ان سب کو ایک طرف رکھ دو اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو ایک طرف رکھ دو تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا پلڑا بھاری رہے گا۔

(المستدرک علی الصحیحین کتاب الدعاء...... جلد 1 صفحہ 710 حدیث: 1936 دار الکتب العلمیة)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اعتراض کے جواب میں کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی اس حقیقت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”حضرت مقدس نبوی کی تعلیم یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ کہنے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں یہ بالکل سچ ہے اور یہی واقعی حقیقت ہے کہ جو محض خدا کو واحد لاشریک جانتا ہے اور ایمان لاتا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی قادر یکتا نے بھیجا ہے تو بیشک اگر اس کلمہ پر اس کا خاتمہ ہو تو نجات پا جائے گا۔ آسمانوں کے نیچے کسی کی خودکشی سے نجات نہیں۔ ہرگز نہیں اور اس سے زیادہ کون پاگل ہوگا کہ ایسا خیال بھی کرے مگر خدا کو واحد لاشریک سمجھنا اور ایسا مہربان خیال کرنا کہ اس نے نہایت رحم کر کے دنیا کو ضلالت سے چھڑانے کے لیے اپنا رسول بھیجا جس کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ ایک ایسا اعتقاد ہے کہ اس پر یقین کرنے سے روح کی تاریکی دور ہوتی ہے اور نفسانیت دور ہو کر اس کی جگہ توحید لے لیتی ہے۔ آخر توحید کا زبردست جوش تمام دل پر محیط ہو کر اسی جہان میں بہشتی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ جیسا تم دیکھتے ہو کہ نور کے آنے سے ظلمت قائم نہیں رہ سکتی ایسا ہی جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا نورانی پرتوہ دل پر پڑتا ہے تو نفسانی ظلمت کے جذبات کالمعدوم ہو جاتے ہیں۔ گناہ کی حقیقت بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ سرکشی کی ملونی سے نفسانی جذبات کا شور و غوغا ہو“ نفسانی جذبات بھڑک رہے ہوتے ہیں ”جس کی متابعت کی حالت میں ایک شخص کا نام گناہ گار رکھا جاتا ہے۔“ جب یہ شخص دوسرا عمل کرتا ہے تو وہ گناہگار بن جاتا ہے ”اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معنی جو لغت عرب کے موارد استعمال سے معلوم ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ لَا مَطْلُوْبَ لِیْ وَلَا مَحْبُوْبَ لِیْ وَلَا مَعْبُوْدَ لِیْ وَلَا مُطَاعَ لِیْ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی بجز اللہ کے اور کوئی میرا مطلوب نہیں اور محبوب نہیں اور معبود نہیں اور مطاع نہیں“ جس کے پیچھے میں چلوں۔ ”اب ظاہر ہے کہ یہ معنی گناہ کی حقیقت اور گناہ کے اصل منبع سے بالکل مخالف پڑے ہیں۔ پس جو شخص ان معانی کو خلوص دل کے ساتھ اپنی جان میں جگہ دے گا۔“ یہ بات غور کرنے والی ہے۔ ان باتوں کو جو کہی ہیں خلوص دل کے ساتھ اپنے دل میں جگہ دے گا ”تو بالضرورت مفہوم مخالف اس کے دل سے نکل جائے گا“ دوسری کوئی بات اس کے اندر نہیں رہے گی کیونکہ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرے گا۔ اس کی توحید کا قائل ہوگا ”کیونکہ ضدین ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔“ دو مخالف چیزیں جو ہیں وہ جمع نہیں ہوتیں۔ ”پس جب نفسانی جذبات نکل گئے تو یہی وہ حالت ہے جس کو سچی پاکیزگی اور حقیقی راست بازی کہتے ہیں اور خدا کے بھیجے ہوئے پر ایمان لانا جو دوسرے جز کلمہ کا مفہوم ہے اس کی ضرورت یہ ہے کہ تا خدا کے کلام پر بھی ایمان حاصل ہو جائے کیونکہ جو شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ میں خدا کا فرمانبردار بننا چاہتا ہوں اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے فرمانوں پر ایمان بھی لاوے اور فرمان پر ایمان لانا بجز اس کے ممکن نہیں کہ اس پر ایمان لاوے جس کے ذریعہ سے دنیا میں فرمان آیا ہے“ یعنی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیغام بھیجا ہے اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ ”پس یہ حقیقت کلمہ کی ہے۔“ (نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 418 تا 420)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم سے خطاب فرمایا کہ شرک سے بچو۔ یہ چیونٹی کے نقشِ پا سے بھی باریک تر ہے۔ یعنی چیونٹی کا جو پاؤں ہے اس سے بھی باریک ہے یہ شرک۔ تو کہنے والے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! ہم اس سے کیسے بچیں جبکہ وہ چیونٹی کے نقش پا سے بھی باریک تر ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم یہ دعا کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ۔

اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس بات سے کہ تیرے ساتھ جانتے بوجھتے ہوئے کسی کو شریک ٹھہرائیں اور لاعلمی میں بھی ایسا کرنے سے ہم تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں۔

ہمیشہ مدد مانگتے رہو۔

(مسند الامام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 614-615، مسند ابوموسیٰ الاشعری حدیث 19835۔ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت عبدالرحمان بن اَبْزٰیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح اٹھتے تھے تو آپؐ یہ دعا کرتے تھے:

اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ ہم نے اسلام کی فطرت اور کلمہ اخلاص توحید پر اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور اپنے باپ ابراہیم کی ملّت پر جو موحد مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے صبح کی۔

صبح اٹھ کے یہ یاد کرو۔ ہمیشہ پہلے اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔

(مسند الامام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 294-295، مسند عبدالرحمان بن ابزی، حدیث 15434، عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے:

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

ہم نے اور سارے جہان نے اللہ کی خاطر شام کی اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم یعمل، حدیث 2723)

عبداللہ بن بُرَیْدَہ اَسْلَمِی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا۔ وہ دعا کر رہا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! مَیں تجھ سے مانگتا ہوں اس بات کے ذریعہ کہ میں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 375)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جمال و حسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ✡ قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا ✡ بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگولین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

گواہی دیتا ہوں کہ تُو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تُو اَحد ہے، بے احتیاج ہے جس نے نہ کوئی جنا اور نہ وہ جنا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: اس کی قَسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعہ مانگا۔ وہ جس کے ذریعہ جب دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعہ مانگا جائے تو وہ دیتا ہے۔

(جامع الترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی جامع الدعوات عن رسول اللہ ﷺ حدیث 3475)

حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا مَیں تجھ کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تُو سختی اور مصیبت کے وقت پڑھا کرے وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا۔

اللہ اللہ میرا ربّ ہے مَیں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار حدیث 1525)

مشکلات میں لوگ پوچھتے ہیں کیا پڑھیں تو یہ بھی ان میں سے ایک دعا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کے وقت یوں دعا کرتے تھے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بڑا اور بہت ہی بردبار ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے اور عرش عظیم کا ربّ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الکرب، حدیث 6345)

کس باریکی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم توحید کے قیام کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے ابو رِمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے آپؐ اپنی وہ چیز دکھائیں جو آپؐ کے پشت پر ہے یعنی مہر نبوت کیونکہ مَیں طبیب ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: طبیب تو اللہ ہے بلکہ تُو رفیق ہے۔ مریض کو تسکین اور دلاسا دیتا ہے۔ طبیب تو وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے اور وہی اس کو شفا دینے والا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الترجل باب فی الخضاب حدیث 4207)

(عون المعبود جلد 11 صفحہ 175۔ کتاب الترجل باب 17 حدیث 4201۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

حضرت عُبادہ بن صَامِت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ اور اس کی بندی کا بیٹا ہے اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف القاء کیا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے اور یہ کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا جنت میں داخل کرے گا۔

عمیر بن ہانی اسی سند سے یہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا خواہ جو بھی اس کا عمل ہو۔ یہاں تک تو ٹھیک ہے کہ یہ کہا تھا۔ لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے۔ یعنی دوسری روایت میں اس کے آٹھ دروازوں کا ذکر نہیں ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنۃ حدیث: 28)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ یہ کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے سوا ہر دوسرے کے معبود ہونے کا انکار کیا جائے اور نماز کا قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی اور بیت اللہ کا حج اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ارکان الاسلام...... حدیث: 16)

حضرت یُسَیْرَہؓ سے جو مہاجر خاتون خواتین میں سے تھیں، روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عورتوں پر لازم ہے کہ تسبیح تہلیل اور تقدیس کیا کرو اور غفلت نہ کرو کہ اس کے نتیجہ میں توحید کو بھول جاؤ اور انگلیوں پر گنتی کیا کرو کہ کیونکہ بے شک انگلیاں قیامت کے دن پوچھی جانے والی ہیں اور جن سے بولنے کا کہا جائے گا۔ یعنی کہ گن کر بھی ذکر الٰہی کیا کرو۔ اللہ کی تقدیس بیان کرو۔ اللہ کی وحدانیت بیان کرو۔ اس کی تسبیح کرو۔

(المستدرک علی الصحیحین کتاب الدعاء جلد 1 صفحہ 732 حدیث: 2007 دار الکتب العلمیۃ)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی موقع پر، کسی مجلس میں، کسی طبقہ میں اس بات کو اُمّت کے دلوں میں بٹھانے کا موقع نہیں چھوڑا کہ جہاں آپؐ نے خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی عظمت کو قائم کرنے کی نصیحت نہ فرمائی ہو۔

اس حوالے سے حضرت مصلح موعودؓ ایک جگہ لکھتے ہیں بلکہ آپؓ نے ایک خطبہ میں ہی بیان کیا ہے کہ

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق اس قدر جوش تھا کہ آپؐ کے مخالف بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ آپؐ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت خدا ہی خدا پکارتے تھے۔ چنانچہ فرانس کا ایک مؤرخ [الفانسو دے لامارٹینی (Alphonse de Lamartine)] لکھتا ہے اور خواہ کچھ کہو اور کوئی بھی الزام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر لگاؤ" وہ یہ کہتا ہے "لیکن مجھے تو" لکھنے والا مؤرخ لکھتا ہے "لیکن مجھے تو ایک بات ایسی اس میں نظر آتی ہے" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں "کہ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے تب سے کسی شخص میں دیکھی نہیں گئی۔" "یہ ایسی بات ہے جو میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھی" "اور وہ یہ ہے کہ جس وقت سے اس نے نبوت کا اعلان کیا ہے" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے نبوت کا اعلان کیا ہے یہ مؤرخ لکھ رہا ہے "اس وقت سے لے کر موت کے وقت تک ایک ہی لفظ اس کی زبان پر رہا اور وہ اللہ کا لفظ تھا۔ گویا اسے ایک دُھن تھی اور جنون تھا کہ خدا کو منوانا ہے اور اسے دنیا میں ظاہر کرنا ہے۔

پس وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کام کو جنون کہتے ہیں کہ آپؐ ہر وقت خدا کہتے رہے وہ بھی اس بات کے تو قائل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم، بڑا اور پہلا کام خدا کو اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو منوانا تھا۔ یہ جنون ہی صحیح مگر یہ وہی چیز ہے کہ اس جنون کے رکھنے والے کو بعد کے لوگوں نے کامل سمجھا اور اگر کامل نہ سمجھا تو کم از کم اتنا تو یقین کیا۔" اگر نہیں بھی مانتے "کہ ایسا شخص بُرا نہیں ہوسکتا جو دن رات خدا خدا کرتا رہے اور اس کو اس کی وحدانیت کو اور اس کی صفات کو منوانے کی دھن میں ہر وقت لگا رہے۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی اور تمام انبیاء کی دنیا میں آنے کی غرض یہی ہوتی ہے کہ شرک مٹائیں اور خدا تعالیٰ کو منوائیں۔ اس کی وحدانیت کو دنیا میں پھیلا دیں۔" (خطبات محمود جلد 9 صفحہ 260-261)

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان خواہ کتنی بلند ہو اور آپؐ سے ہمیں خواہ کتنی محبت ہو۔ یہ بھی آپؓ نے ایک خطبہ میں بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان بہر حال آپؐ کی شان سے بہت بالا ہے۔ خدا تعالیٰ ازلی ابدی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے فیضانوں میں سے ایک بہت بڑا فیضان ہیں اور یہ آپؐ کی ذات سے دشمنی ہوگی کہ ہم آپؐ کو کوئی ایسا مقام دے دیں جس کے دینے سے خدا تعالیٰ کا مقام چھنتا ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی کبھی یہ پسند نہیں کرتے تھے (جیسا کہ پہلے میں نے حدیثوں میں بیان کیا ہے) کہ آپؐ کو خدا تعالیٰ سے بڑھ کر مقام دیا جائے اور آپؐ کا ہر عمل اس بات کی کافی دلیل ہے اور جو بھی بڑے بڑے کاموں کی آپؐ کو توفیق ملی وہ بڑی زبردست قوّتوں والے کام تھے جو کسی انسان کے بس میں نہیں تھی۔ بس اللہ تعالیٰ کی طاقت سے ہی ہو سکتے تھے۔ ایسے کام جو مضبوط سے مضبوط انسان بھی نہیں کر سکتا لیکن جب آپؐ کی جان کنی کی حالت تھی اور اس وقت میں بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں پہلے سمجھا کرتی تھی کہ جسے جان کنی کی تکلیف زیادہ ہو وہ اچھا آدمی نہیں ہوتا۔ یعنی مرتے وقت آدمی بے چین ہو وہ اچھا نہیں ہوتا۔ مگر جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اپنی رائے بدلنی پڑی۔ اس انتہائی تکلیف کے وقت بھی آپؐ کو اللہ تعالیٰ کے مقام کا اتنا خیال تھا کہ آپؐ چونکہ جانتے تھے کہ میرے اتباع کو مجھ سے اتنا عشق ہے، میرے ماننے والوں کو مجھ سے اتنا عشق ہے کہ ممکن ہے کہ میرے مرتبہ کے متعلق غلو سے کام لیں۔ وہ مبالغہ کریں۔ اس لیے اس تکلیف کے وقت میں بار بار آپؐ کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے تھے کہ خدا تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ آپؐ بار بار یہی فرماتے تھے۔ گویا قوم کو آخری نصیحت اور آخری سبق جو آپؐ نے دیا وہ یہی تھا کہ مجھے مشرکانہ مقام نہ دینا اور اگر تم نے یہ کیا تو یہ نہ سمجھنا کہ مَیں اس سے خوش ہوں گا بلکہ میری روح ایسا کرنے والوں پر لعنت کرے گی۔

پس خواہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں آپؐ کی طرف ایسا مقام منسوب کرنا جو اللہ تعالیٰ کے درجے کی تنقیص کا موجب ہو آپؐ کے لیے خوشی کا موجب نہیں بلکہ ایسا کرنے والے پر آپؐ کی لعنت ہوتی ہے اور موت کے وقت کی لعنت تو بہت خطرناک ہوتی ہے۔ جو لوگ سچے مذہب کے پیرو نہیں ہوتے مثلاً ہندو ہیں اور وہ بھی موت کے وقت کی بددعا سے بڑا ڈرتے ہیں۔ ماں باپ فوت ہوتے ہیں تو ان کی بددعاؤں سے بھی لوگ ڈرتے ہیں لیکن جب خدا کا رسولؐ ایسی حالت میں یہ کہے کہ تم پر لعنت ہو۔ جو سب نبیوں کا سردار ہے وہ مرنے کے وقت یہ بددعا کرے تو اس کی کس قدر اہمیت ہونی چاہیے اور یہ کتنی بڑی لعنت ہے۔ اس سے ہمیں بچنا چاہیے لیکن آپؐ کے مزار پر تو نہیں جیسا کہ پہلے بھی میں ایک دفعہ کہہ چکا ہوں لیکن پیروں فقیروں کے مزاروں پر یہی کام کیا جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں تو یہ لعنت ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 20 صفحہ 600-601)

پس ہم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ماننے والے ہیں اس بات کا ہمیں خیال رکھنا چاہیے کہ ہم توحید کی حقیقت کا ادراک پیدا کرکے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توحید کے قیام کے لیے درد کو سمجھ کر اس کے لیے پوری کوشش کر کے حقیقی موحد بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جنگ کے حالات بھی بدترین سے بدترین ہوتے جا رہے ہیں امریکہ اور اسرائیل اس کوشش میں ہیں کہ ان کی اجارہ داری ساری دنیا میں اور خاص طور پر مسلم دنیا میں قائم ہو جائے۔ جس طرح کہ اسرائیل کے صدر نے جب فلسطین کی جنگ شروع ہوئی ہے، پہلی دفعہ حملہ کیا تھا تو اس وقت کہا تھا کہ اب اس علاقے کا بلکہ عرب ملکوں کا بھی نقشہ بدلا جائے گا۔ تو یہ نقشہ بدلنے کی کوششیں ہیں۔ مسلمان دنیا کو ابھی بھی سمجھ آ جائے کہ کس طرف یہ لوگ جا رہے ہیں تو ان کا ایک ہونا بہت ضروری ہے۔

پاکستان سنا ہے کہ امریکہ کے ساتھ ایران اور ان ملکوں کی صلح کی کوشش کر رہا ہے۔ بہر حال کیونکہ نقصان بیچ میں عرب ملکوں کا بھی ہو رہا ہے تو پاکستان اس لحاظ سے کوشش کر رہا ہے۔ اس پر بھی ایران کے بعض حلقوں کو بدظنی ہوگئی ہے کہ یہ بھی غلط ہے بلکہ ایران کے بعض حلقوں نے یہاں تک الزام لگا دیا کہ ایران میں پڑھے لکھے لوگوں میں یا تجزیہ نگاروں میں کہا جانے لگا ہے کہ ایران کی سرحد کے ساتھ پاکستان اپنے علاقے میں امریکی فوجیوں کی تربیت کر رہا ہے۔ ان کو مدد دے رہا ہے یا ایسے لوگوں کی مدد کر رہا ہے جو ایران کے خلاف جنگ کریں۔ بہر حال یہ بالکل غلط بات ہے۔ پاکستان نے اس کی نفی کی ہے

دشمن ان حالات سے فائدہ اٹھا کر بے چینی پیدا کرنا چاہتا ہے تا کہ مسلمان ملک کبھی ایک دوسرے کے مددگار نہ بن سکیں۔ اس لیے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس لحاظ سے بھی دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلامی ملکوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ (مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/اپریل ۲۰۲۶ء، صفحہ ۱ تا ۸)

سیرت النبی ﷺ

از تحریرات و فرمودات
(سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
(تحقیق و ترتیب: آصف احمد خان)

باب اول (قسط نمبر 4)

عرب و عجم قبل از اسلام
اور آنحضور ﷺ کے آباء و اجداد

یہود مشرکوں کے پیشوا تھے:

آپؑ نے فرمایا ہے شرک کی ابتداء کرنے والے یہودی تھے۔

"پس وہ لوگ خدائے تعالیٰ کو جسمانی اور جسم قرار دینے میں اور اس کی ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت وغیرہ صفات کے معطل جاننے میں اور ان صفتوں میں دوسری چیزوں کو شریک گردانے میں اکثر مشرکین کے پیشوا اور سابقین اولین میں سے ہیں"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 466 حاشیہ نمبر 11)

عیسائیوں کی حالت:

دنیا کی باقی اقوام و مذاہب کی طرح عیسائیت پر بھی جسے وجود میں آئے ابھی صرف پانچ سو سال ہی ہوئے تھے اخلاقی انحطاط کا دور تھا۔ حضورؑ نے اس بارہ میں بھی کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً عیسائیوں میں اخلاقی زوال کی وجوہات کیا تھیں اور اخلاق کی کیا حالت تھی نیز یہ کہ دنیا کی دوسری اقوام پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوئے۔

یہودیوں سے مذہب میں تحریف کا سبق لینا:

جیسا کہ حضورؑ نے یہود کے متعلق فرمایا ہے

"پس وہ لوگ خدائے تعالیٰ کو جسمانی اور جسم قرار دینے میں اور اس کی ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت وغیرہ صفات کے معطل جاننے میں اور ان صفتوں میں دوسری چیزوں کو شریک گردانے میں اکثر مشرکین کے پیشوا اور سابقین اولین میں سے ہیں"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 حاشیہ 11 صفحہ 466)

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا کہ

"اور سچ تو یہ ہے کہ عیسائیوں نے بھی انہیں تعلیموں سے مخلوق پرستی کا سبق سیکھا ہے کیونکہ جب عیسائیوں نے معلوم کیا کہ بائیبل کی تعلیم بہت سے لوگوں کو خدا کے بیٹے اور خدا کی بیٹیاں بلکہ خدا ہی بناتی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ آؤ ہم بھی اپنے ابن مریم کو انہیں میں داخل کریں تا وہ دوسرے بیٹوں سے کم نہ رہ جائے۔ اسی جہت سے خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ عیسائیوں نے ابن مریم کو ابن اللہ بنا کر کوئی نئی بات نہیں نکالی بلکہ پہلے بے ایمانوں اور مشرکوں کے قدم پر قدم مارا ہے"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 465 حاشیہ نمبر 11)

کفارہ کا عقیدہ بگاڑ کی اہم وجہ:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

"اور جس قدر بدچلنی اور بداعمالی عربوں میں آئی وہ دراصل عربوں کی ذاتی فطرت کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ ایک نہایت ناپاک اور بدچلن قوم ان میں آباد ہوگئی جو ایک جھوٹے منصوبہ کفارہ پر بھروسہ کرکے ہر یک گناہ کو شیر مادر کی طرح سمجھتی تھی"

(نور القرآن ا۔ روحانی خزائن۔ جلد 9۔ حاشیہ صفحہ 341)

بدچلنی میں یہودی بڑھے ہوئے تھے یا عیسائی؟:

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات تو معلوم ہوتی ہے کہ یہود اور عیسائی دونوں ہی بدچلنیوں میں مبتلا ہو چکے تھے۔ لیکن اگر یہ موازنہ کیا جائے کہ کون اول نمبر پر تھا تو اس بارہ میں آپؑ نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ عیسائی بدچلنیوں میں سب سے بڑھے ہوئے تھے فرمایا:

"بظاہر یہ فرق کرنا مشکل ہے کہ کیا اس زمانہ میں فسق و فجور اور ہر یک قسم کی بدچلنی میں یہود بڑھے ہوئے تھے یا عیسائی نمبر اول پر تھے۔ مگر ذرہ غور کرنے کے بعد معلوم ہوگا کہ درحقیقت عیسائی ہی ہر ایک بدکاری اور بدچلنی اور مشرکانہ عادات میں پیش دست تھے"

(نور القرآن ا۔ روحانی خزائن۔ جلد 9۔ حاشیہ صفحہ 341-342)

عیسائیوں کا بدکاری میں اول نمبر ہونے کا سبب:

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا:

"قرآن شریف نے جس قدر اپنے نزول کے زمانہ میں ان عیسائیوں وغیرہ کی بدچلنیاں بیان کی ہیں جو اس وقت موجود تھے۔ ان تمام قوموں نے خود اپنے منہ سے اقرار کر لیا تھا بلکہ بار بار اقرار کرتے تھے کہ وہ ضرور ان بدچلنیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں اور عرب کی تاریخ دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ بجز آنحضرت ﷺ کے سلسلہ آباء و اجداد کے جن کو اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے خاص فضل و کرم سے شرک اور دوسری بلاؤں سے بچائے رکھا باقی تمام لوگ عیسائیوں کے بدنمونہ کو دیکھ کر اور ان کی چال و چلن کی بدتاثیر سے متاثر ہوکر انواع اقسام کے قابل شرم گناہوں اور بدچلنیوں میں مبتلا ہو گئے تھے اور جس قدر بدچلنی اور بداعمالی عربوں میں آئی وہ درحقیقت عربوں کی ذاتی فطرت کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ ایک نہایت ناپاک اور بدچلن قوم ان میں آباد ہوگئی جو ایک جھوٹے منصوبہ کفارہ پر بھروسہ کرکے ہر یک گناہ کو شیر مادر کی طرح سمجھتی تھی اور مخلوق پرستی اور شراب خواری اور ہر یک قسم کی بدکاری کو بڑے زور کے ساتھ دنیا میں پھیلا رہی تھی اور اول درجہ کی کذّاب اور دغاباز اور بدسرشت تھی۔ بظاہر یہ فرق کرنا مشکل ہے کہ کیا اس زمانہ میں فسق و فجور اور ہر یک قسم کی بدچلنی میں یہودی بڑھے ہوئے تھے یا عیسائی نمبر اول پر تھے۔ مگر ذرہ غور کرنے کے بعد معلوم ہوگا کہ درحقیقت عیسائی ہی ہر ایک بدکاری اور بدچلنی اور مشرکانہ عادات میں پیش دست تھے۔ کیونکہ یہودی لوگ متواتر ذلتوں اور کوفتوں سے کمزور ہو چکے تھے اور وہ شرارتیں جو ایک سفلہ آدمی اپنی طاقت اور دولت اور عروج قومی کو دیکھ کر کر سکتا ہے یا وہ بدچلنیاں جو کثرت دولت اور روپیہ پر موقوف ہیں۔ ایسے نالائق کاموں کا یہودیوں کو کم موقعہ ملتا تھا مگر عیسائیوں کا ستارہ ترقی پر تھا اور نئی دولت اور نئی حکومت ہر وقت انگشت دے رہی تھی کہ وہ تمام لوازمات ان میں پائے جائیں جو بدی کے مؤیدات پیدا ہونے سے قدرتی طور پر ہمیشہ پائی جاتی ہیں۔ پس یہی سبب ہے کہ اس زمانہ میں عیسائیوں کی بدچلنی اور ہر یک قسم کی بدکاری سب سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی اور یہ بات یہاں تک ایک مشہور واقع ہے کہ پادری فنڈل باوجود اپنے سخت تعصب کے اس کو چھپا نہیں سکا اور مجبور ہوکر اس زمانہ کے عیسائیوں کی بدچلنیوں کا میزان الحق میں اس کو اقرار کرنا ہی پڑا۔ مگر دوسرے انگریز مؤرخوں نے تو بڑی بسط سے ان کی بدچلنیوں کا مفصل حال لکھا ہے چنانچہ ان میں سے ایک ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب ہے جو ترجمہ ہو کر اس ملک میں شائع ہوگئی ہے۔ غرض یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اس زمانہ کے عیسائی اپنی نئی دولت اور حکومت اور کفارہ کی زہرناک تحریک سے تمام بدچلنیوں میں سب سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔ ہر یک نے اپنی فطرت اور طبیعت کے موافق جدا جدا بے اعتدالی اور معصیت کی راہیں اختیار کر رکھی تھیں اور ان کی دلیریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کی سچائی سے بالکل نومید ہو چکے تھے اور ایک چھپے ہوئے دہریہ تھے اور ان کی روحانیت کی اس وجہ سے بہت ہی بیخ کنی ہوئی کہ دنیا کے دروازے ان پر کھولے گئے اور انجیل کی تعلیم میں شراب کی کوئی ممانعت نہیں تھی۔ قمار بازی سے کوئی روک نہ تھی پس یہی تمام زہریں مل کر ان کا ستیاناس کر گئیں۔ صندوقوں میں دولت تھی ہاتھ میں حکومت تھی۔ شرابیں خود ایجاد کر لیں۔ پھر کیا تھا۔ اُمّ الخبائث کی تحریکوں سے سارے برے کام کرنے پڑے۔ یہ باتیں ہم نے اپنی طرف سے نہیں کہیں۔ خود بڑے بڑے مؤرخ انگریزوں نے اس کی شہادتیں دی ہیں۔

(سیرت النبی ﷺ، صفحہ 12 تا 15، مطبوعہ کینیڈا 2018)

قارئین کی آراء

ایران۔ اسرائیل کشیدگی: عالمی امن کے لیے خطرہ

مشرقِ وسطیٰ ایک بار پھر تاریخ کے ایک نازک اور فیصلہ کن موڑ پر کھڑا ہے۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی اب محض بیانات یا پراکسی سرگرمیوں تک محدود نہیں رہی بلکہ براہِ راست فوجی نوعیت کے تصادم میں ڈھلتی دکھائی دے رہی ہے۔ حالیہ حملے، جوابی کارروائیاں اور عالمی طاقتوں کی بڑھتی ہوئی تشویش اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ یہ تنازعہ کسی وسیع تر بحران کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

ایران اور اسرائیل کے تعلقات طویل عرصے سے کشیدہ رہے ہیں، تاہم حالیہ برسوں میں اس کشیدگی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اسرائیل ایران کے جوہری پروگرام کو اپنے لیے ایک سنجیدہ خطرہ سمجھتا ہے، جبکہ ایران اپنی پالیسیوں کو اپنی سلامتی، خودمختاری اور علاقائی مفادات کے تحفظ کے تناظر میں پیش کرتا ہے۔

خطے کی موجودہ صورتحال میں اگرچہ مختلف عوامل کارفرما ہیں، تاہم ایران یہ مؤقف رکھتا ہے کہ اس پر بیرونی دباؤ اور جارحیت مسلط کی جا رہی ہے، جس کے جواب میں وہ اپنی سلامتی کے تحفظ کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ خطے کے مختلف حصوں خصوصاً غزہ، لبنان اور بعض مواقع پر ایران کے اندرونی و سرحدی علاقوں میں ہونے والی شدید فوجی کارروائیاں اس کشیدگی کو مزید خطرناک بنا رہی ہیں۔ غزہ میں وسیع پیمانے پر بمباری، شہری آبادی کی ہلاکتیں اور بنیادی ڈھانچے کی تباہی ایک بڑے انسانی بحران کو جنم دے چکی ہے۔ لبنان میں بھی فضائی حملوں اور سرحدی جھڑپوں نے حالات کو غیر مستحکم کر دیا ہے۔ اسی طرح ایران سے متعلق بعض کارروائیوں اور حملوں نے اس تنازعہ کو مزید وسعت دی ہے، جس سے پورا خطہ عدمِ استحکام کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔

مبصرین کے نزدیک اسرائیل خطے میں اپنی عسکری برتری کو برقرار رکھنا چاہتا ہے اور اس کی کارروائیاں اسی حکمتِ عملی کا حصہ ہیں، جبکہ اسرائیل اور اس کے اتحادی ان اقدامات کو اپنی سلامتی کے لیے ناگزیر قرار دیتے ہیں۔ یہی متضاد زاویہ نظر اس تنازعہ کو مزید پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ امریکہ کا کردار بھی اس تناظر میں نہایت اہم ہے۔ اسرائیل کے قریبی اتحادی ہونے کی وجہ سے امریکہ کی پالیسیاں بھی تنقید کے دائرے میں ہیں۔ ناقدین کے مطابق اگر عالمی طاقتیں غیر جانبداری کے بجائے کسی ایک فریق کی غیر متوازن حمایت کریں تو اس سے تنازعہ کے حل کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

اسی تناظر میں، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، نے اپنے حالیہ خطباتِ جمعہ میں دنیا کو اس بڑھتی ہوئی کشیدگی کے خطرات سے خبردار کیا ہے۔ حضور نے نہ صرف اس بات پر زور دیا ہے کہ اگر انصاف کے تقاضے پورے نہ کیے گئے اور طاقت کو ذمہ داری کے بجائے غلبہ کے لیے استعمال کیا گیا تو یہ صورتحال ایک وسیع عالمی تباہی کا پیش خیمہ بن سکتی ہے، بلکہ خاص طور پر عالمی قیادت کو متنبہ فرمایا ہے کہ ایسی کشیدگی خدانخواستہ ایک عالمی نیوکلیئر جنگ کی صورت بھی اختیار کر سکتی ہے، جس کے نتائج پوری انسانیت کے لیے نہایت ہولناک ہوں گے۔

حضور انور نے مسلمانوں کو خصوصی طور پر نصیحت فرمائی ہے کہ وہ محض جذباتی نعروں تک محدود نہ رہیں بلکہ دعا، اصلاحِ نفس اور حقیقی تقویٰ کو اختیار کریں۔ نیز یہ کہ مسلم دنیا کو اتحاد، حکمت اور انصاف کے اصولوں پر قائم ہو کر عالمی امن کے قیام میں مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ موجودہ حالات پوری انسانیت کے لیے ایک انتباہ ہیں۔ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں ہم احمدیوں کو دنیا کے امن کیلئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ (تنویر احمد ناصر قادیان)

تذکار مہدی

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

اللہ تعالیٰ دلوں کا حاکم ہے

جب مخالف دیکھتا ہے کہ یہ لوگ شفقت و محبت سے پیش آتے ہیں تو آخر وہ شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ پس اگر حقیقی فتح چاہتے ہو تو یہ طریق اختیار کرو اس کے بعد خواہ کوئی حاکم بھی ہو دراصل تمہارا محکوم ہوگا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ دلوں کو بدل دیتا ہے تو حاکم بھی غلاموں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جب قتل کا مقدمہ ہوا تو وہی انگریز ڈپٹی کمشنر جس نے ایک دفعہ کہا تھا کہ اس مدعی مسیحیت کو ابھی تک سزا کیوں نہیں دی گئی، اپنے پاس کرسی بچھا کر آپ کو بٹھاتا، اور ان کے دفتر کے سپرنٹنڈنٹ کا بیان ہے کہ وہ بٹالہ کے اسٹیشن پر ایک دفعہ گھبرا کر ٹہل رہا تھا اور جب میں نے اس سے پوچھا کہ آپ اتنے پریشان کیوں ہیں تو وہ کہنے لگا اس مقدمہ کا مجھ پر اتنا گہرا اثر ہے کہ میں جدھر جاتا ہوں، سوائے مرزا صاحب کے مجھے کوئی اور نظر نہیں آتا اور مرزا صاحب مجھے یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ میں مجرم نہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا مقدمہ اس کے خلاف ہے، بیانات ان کے مخالف ہیں اور مجھ پر جو واقعہ گزر رہا ہے اس نے مجھے اس قدر پریشان کر رکھا اور اتنا اثر ڈالا ہوا ہے کہ میں ڈرتا ہوں، کہیں پاگل نہ ہو جاؤں۔ آج تک وہ انگریز ڈپٹی کمشنر اس واقعہ کا ذکر کرتا ہے اور ہمارے دوستوں کو جو انگلستان میں مبلغ رہ چکے ہیں اس نے بتایا کہ جب مجھ سے کوئی شخص پوچھتا ہے کہ ہندوستان کی سروس میں کوئی سب سے عجیب واقعہ سناؤ تو میں مرزا صاحب کے مقدمے کا واقعہ ہی بیان کیا کرتا ہوں۔ غرض اللہ تعالیٰ جب قلوب کو پھیر دیتا ہے تو یہی فتح حقیقی فتح کہلاتی ہے پس دلوں کو فتح کرنے کی کوشش کرو اور چاہے لوگ سختی سے پیش آئیں، ان سے ایسی محبت اور پیار کا سلوک کرو کہ آخر وہ اس کے نتیجہ میں ہماری جماعت میں شامل ہو جائیں۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 90-89)

مقدمہ مارٹن کلارک اور محمد حسین بٹالوی کی ذلت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم کو اسلام دیا اخلاق فاضلہ دیئے اور نمونہ سے بتادیا کہ ان پر عمل ہوسکتا ہے۔ پہلے خیال تھا کہ ان چیزوں پر عمل محال ہے مگر آپ نے بتادیا کہ عمل ہوسکتا ہے پھر بھی کئی ہیں جو فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ہم میں سے کئی ہیں جو جوش میں آکر مخالف کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں مگر آپ پر قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔ اس وقت اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کیپٹن ڈگلس تھے جو اس وقت بھی زندہ ہیں اور اب کرنل ڈگلس ہیں وہ اس قدر متعصب تھے کہ جب اس ضلع میں آئے تو کہا کہ اس ضلع کے رہنے والا ایک شخص مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اب تک کیوں اسے سزا نہیں دی گئی؟ ان کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہوا ایک انگریز کہلانے والے شخص نے جو انگریز مشہور تھا مگر دراصل انگریز نہیں بلکہ پٹھان تھا۔ یہ مقدمہ کیا تھا۔ اس کے انگریز کہلانے کی وجہ یہ تھی کہ پٹھان ہونے کے سبب سے اس کا رنگ انگریزوں کی طرح گورا تھا اور پھر ایک انگریز نے اسے بیٹا بنایا ہوا تھا اس لئے لوگ اسے انگریز سمجھتے تھے۔ اس کا نام مارٹن کلارک تھا۔ ان کا بیٹا یا بھائی ابی سینیا کی سابق حکومت میں وزیر اعظم تھا۔ آپ میں سے کئی ایک نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ مسٹر مارٹن نے یہ کہا، یہ مارٹن اس مارٹن کلارک کا بیٹا ہے یا بھائی ہے، رشتہ کی تعین مَیں اس وقت نہیں کر سکتا۔

ان مسٹر مارٹن کلارک نے عدالت میں یہ دعویٰ کیا کہ میرے قتل کیلئے مرزا صاحب نے ایک آدمی بھیجا ہے۔ مسلمانوں میں علماء کہلانے والے بھی اس کے ساتھ اس شور میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب تو اس مقدمہ میں آپ کے خلاف شہادت دینے کیلئے بھی آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت بتادیا تھا کہ ایک مولوی مقابل پر پیش ہوگا مگر اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کریگا لیکن باوجود اس کے کہ الہام میں اس کی ذلت کے متعلق بتا دیا گیا تھا اور الہام کے پورا کرنے کیلئے ظاہری طور پر جائز کوشش کرنا ضروری ہوتا ہے مگر مجھے خود مولوی فضل الدین صاحب نے جو لاہور کے ایک وکیل اور اس مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے پیروی کر رہے تھے سنایا کہ جب میں نے ایک سوال کرنا چاہا جس سے مولوی محمد حسین صاحب کی ذلت ہوتی تھی تو آپؑ نے مجھے اس سوال کے پیش کرنے سے منع کر دیا۔ اصل بات یہ ہے کہ مولوی محمد حسین کی والدہ کنچنی تھی اور مقدمات میں گواہوں پر ایسے سوالات کئے جاتے ہیں کہ جن سے ظاہر ہو کہ وہ بے حیثیت آدمی ہے۔ مولوی فضل دین صاحب نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ سوالات سنائے جو وہ مولوی محمد حسین پر کرنا چاہتے تھے تو ان میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ تمہاری ماں کون تھی؟ جسے سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ایسے سوال کو برداشت نہیں کر سکتے۔ مولوی فضل دین صاحب نے کہا کہ اس سوال سے آپ کے خلاف مقدمہ کمزور ہو جائے گا اور اگر یہ نہ پوچھا جائے تو آپ کو مشکل پیش آئے گی اس لئے کہ گواہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا لیڈر ہونے کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے اور ضروری ہے کہ ثابت کیا جائے کہ وہ ایسا معزز نہیں مگر آپؑ نے فرمایا کہ نہیں ہم اس سوال کی اجازت نہیں دے سکتے۔ مولوی فضل دین احمدی نہیں تھے بلکہ حنفی تھے اور حنفیوں کے لیڈر تھے، انجمن نعمانیہ وغیرہ کے سرگرم کارکن تھے اس لئے مذہبی لحاظ سے تعصب رکھتے تھے مگر جب کبھی غیر احمدیوں کی مجالس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر کوئی حملہ کیا جاتا تو وہ پر زور تردید کرتے اور کہتے کہ عقائد کا معاملہ الگ ہے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اخلاق ایسے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اخلاق کے لحاظ سے میں نے بھی ایسے ایسے مواقع پر ان کی آزمائش کی ہے کہ کوئی مولوی وہاں نہیں کھڑا ہوسکتا تھا جس مقام پر آپؑ کھڑے تھے۔ اب دیکھو! ادھر گواہ کے ذلیل ہونے کا الہام ہے ادھر اس کی گواہی آپؑ کو مجرم بناتی ہے مگر جو بات اس کی پوزیشن کو گرانے والی ہے وہ آپؑ پوچھنے ہی نہیں دیتے لیکن جس خدا نے قبل از وقت مولوی محمد حسین کی ذلت کی خبر آپؑ کو دی تھی اس نے ایک طرف تو آپ کے اخلاق کو دکھا کر آپ کی عزت قائم کی اور دوسری طرف غیر معمولی سامان پیدا کر کے مولوی صاحب کو بھی ذلیل کرادیا۔

اور یہ اس طرح ہوا کہ وہی ڈپٹی کمشنر جو پہلے سخت مخالف تھا اس نے جونہی آپ کی شکل دیکھی اس کے دل کی کیفیت بدل گئی اور باوجود اس کے کہ آپ مقام ملزم کی حیثیت میں اس کے سامنے پیش ہوئے تھے اس نے کرسی منگوا کر اپنے ساتھ بچھوائی اور اس پر آپؑ کو بٹھایا۔ جب مولوی محمد حسین صاحب گواہی کیلئے آئے تو چونکہ وہ اس امید میں آئے تھے کہ شاید آپ کے ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی یا کم سے کم آپؑ کو ذلت کے ساتھ کھڑا کیا ہوگا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجسٹریٹ نے اپنے ساتھ کرسی پر بٹھایا ہوا ہے تو وہ غصہ سے مغلوب ہو گئے اور جھٹ مطالبہ کیا کہ مجھے بھی کرسی دی جائے۔ اس پر عدالت نے کہا کہ نہیں آپ کا کوئی حق نہیں کہ آپ کو کرسی ملے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میں معزز خاندان سے ہوں اور گورنر صاحب سے ملاقات کے وقت بھی مجھے کرسی ملتی ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے جواب دیا کہ ملاقات کے وقت تو چوہڑے کو بھی کرسی ملتی ہے مگر یہ عدالت ہے۔ مرزا صاحب کا خاندان رئیس خاندان ہے ان کا معاملہ اور ہے۔ مولوی صاحب اس پر بھی باز نہ آئے اور کہا نہیں مجھے ضرور کرسی ملنی چاہئے میں اہل حدیث کا ایک ایڈووکیٹ ہوں۔ اس پر ڈپٹی کمشنر کو طیش آ گیا اور اس نے کہا کہ بک بک مت کر، پیچھے ہٹ اور جوتیوں میں جا کھڑا ہو جا۔ مولوی صاحب جب گواہی دے کر باہر نکلے تو برآمدہ میں ایک کرسی پڑی تھی اس پر بیٹھ گئے کہ لوگ سمجھیں کہ شاید اندر بھی کرسی پر ہی بیٹھے تھے مگر نوکر ہمیشہ آقا کی مرضی کے مطابق چلتے ہیں۔ چپڑاسی نے جب دیکھا کہ صاحب ناراض ہیں تو اس خیال سے کہ برآمدہ میں کرسی پر بیٹھا دیکھ کر مجھ سے ناراض نہ ہوں آکر کہنے لگا کہ میاں! اٹھو کرسی خالی کر دو۔ وہاں سے اٹھ کر وہ باہر آئے اور ایک چادر بچھی ہوئی تھی اس پر بیٹھ گئے اور خیال کیا کہ چلو اتنی عزت ہی سہی۔ مگر چادر والے نے نیچے سے چادر کھینچتے ہوئے کہا اٹھو! میری چادر چھوڑ دو جو عیسائیوں سے مل کر ایک مسلمان کے خلاف جھوٹی گواہی دینے آیا ہو اسے بٹھا کر میں اپنی چادر پلید نہیں کرا سکتا اور اس طرح ذلت پر ذلت ہوتی چلی گئی مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے آپ کی عزت قائم ہوئی۔ اس کے بالمقابل ہماری جماعت کے کتنے دوست ہیں جو غصہ کے موقعہ پر قابو رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ کر ایسے شدید دشمن کے صحیح واقعات سے بھی اس کی تذلیل گوارہ نہیں کرتے۔

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 553 تا 556)

(تذکار مہدی صفحہ 170 تا 173، ایڈیشن 2020، یوکے)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 / مئی 2015)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان — لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر: عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ — فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

مجلس عرفان

- کیا آئندہ مغربی ملکوں میں بھی مسلمانوں کی زندگی مشکل ہو جائے گی
- شریکِ حیات کی طرف سے ہونے والے زبانی تشدد کے موقع پر کیا کرنا چاہیے
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی خاص دعا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے ورجینیا ریجن کے ایک وفد کی ملاقات

بقیہ ملاقات از شمارہ نمبر 9 اپریل 2026ء

ایک شریکِ مجلس نے دنیا کے موجودہ حالات کے تناظر میں حضورِانور سے استفسار کیا کہ کیا حضور کو یہ لگتا ہے کہ آنے والے وقتوں میں مسلمان جو کہ مغربی دنیا میں رہتے ہیں، ان کی زندگی مشکل ہو جائے گی اور مغربی دنیا میں ہم سے ہماری آزادیاں چھین لی جائیں گی؟

حضورِانور نے یاد دلایا کہ اس بارے میں تو مَیں کئی دفعہ بتا چکا ہوں، پہلے بھی کئی دفعہ لوگ میرے سے پوچھ چکے ہیں، کہ اگر اسلام نے ترقی کرنی ہے تو یہ ترقی جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ سے ہونی ہے، اس لیے جماعتِ احمدیہ کو زیادہ خطرہ ہے اور ایسے حالات ایک وقت میں آ کے پیدا ہوں گے کہ جب اسلام کے خلاف اور ultimately جماعتِ احمدیہ کے خلاف بعض لوگ کھڑے ہوں گے اور اس میں ہوسکتا ہے کہ مخالفتیں زیادہ پنپیں، اگر اس سے پہلے کہ تم لوگوں نے کوئی انقلاب پیدا نہ کر دیا۔

اس لیے یہ تو ظاہر ہے کہ جب ترقی ہوتی ہے تو مخالفت بھی زیادہ بڑھتی ہے۔ یہاں ویسٹ میں بھی بڑھ جائے گی بلکہ ابھی کچھ نہ کچھ تو باتیں ان کو پتا ہوتی ہیں، کر رہے ہوتے ہیں، ان کے دماغوں میں یہ بھی ہے کہ کسی وقت ہم خلافت کو بھی نقصان پہنچائیں، اور اس کے لیے یہ ہوسکتا ہے کہ پھر ان کے مختلف طریقے ہیں لوگوں کو نقصان پہنچانا، مخالفت کرنا اور ان کی لابنگ ہوتی ہے، تمہیں پتا ہے، امریکہ میں تو بہت زیادہ لابنگ ہوتی ہے۔ اس کے بعد پھر کیا کچھ کریں گے وہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، لیکن اس سے پہلے اگر ہماری کوششیں صحیح ہوں گی، اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا، دعا ہوگی، تو اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں بچا بھی سکتا ہے۔ اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔

حضورِانور نے توجہ دلائی کہ تبھی تو مَیں کہتا ہوں کہ ابھی سے ہمیں اپنے پیغام کو ہر جگہ پہنچانا چاہیے، بجائے اس کے کہ جب پینتالیس ہزار فلسطینی مر گیا تو بعض لوگ ویسٹ بلکہ یہودیوں میں بھی، عیسائیوں میں بھی، atheist بھی آواز اُٹھانا شروع ہو گئے کہ یہ ظلم ہو رہا ہے، genocide ہو رہا ہے اور اسرائیل کے خلاف بولنے لگ گئے۔ مگر پہلے کوئی نہیں بولتا تھا کہ جب تک اس میں تیس، چالیس ہزار بندہ نہیں مر گیا، ستّر فیصد بچے نہیں مر گئے۔ تو اسی طرح بجائے اس کے کہ اسلام پر اتنا ظلم ہو کہ تم لوگ مرنے شروع ہو جاؤ اور پھر ایک reaction ہو، اس سے پہلے پہلے ہمیں تعارف کروانا چاہیے کہ ہم کیا چیز ہیں۔

حضورِانور نے زور دیا کہ اس لیے مَیں کہتا ہوں کہ اپنے ملکوں میں تبلیغ کرو یا کم از کم احمدیت کو introduce کراؤ اور آج سے پندرہ بیس سال پہلے مَیں نے کہا تھا کہ دس فیصد آبادی کو بتاؤ اور اگر دس فیصد آبادی کو اس وقت سے بتانا شروع کر رہے ہوتے اس وقت تک کہیں کا کہیں ہمارا introduction ہو جاتا۔ ابھی تو تمہارے ورجینیا میں جہاں تم لوگ رہتے ہو، میرا نہیں خیال کہ تمہارے دو فیصد لوگ جو وہاں کی آبادی ہے، وہ جانتی ہو کہ احمدی کون ہیں؟ تم نے مسجد مبارک بھی بنا لی، مسجد مسرور بھی وہاں بنا لی اور بڑے بڑے کام کر دیے، فنکشنز پر لوگوں کو، neighbours کو بلاتے بھی ہو، لیکن کتنے لوگ ایسے ہیں جو تمہیں جانتے ہیں؟

مخالفت بڑھنے سے پہلے بروئے کار لائے جانے والے اقدامات کے حوالے سے حضورِانور نے راہنمائی فرمائی کہ اس لیے یہ تو ہوگا، لیکن اس مخالفت سے پہلے ہم اپنی طرف سے کیا اقدامات لے سکتے ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہم اپنے آپ کو متعارف کروائیں اور اس سے پہلے یہ بتائیں کہ ہم امن پسند لوگ ہیں اور ہمارا کوئی اور ایجنڈا نہیں، کوئی اور مقصد نہیں لیکن صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانو۔ نہ ہم نے حکومت لینی ہے، یہی ان politicians یا دنیا داروں کو خطرہ ہوتا ہے کہ حکومت میں نہ آ جائیں، ہمارے حق نہ غصب ہو جائیں، تو ان کو کہو کہ ہماری اس سے کوئی غرض نہیں، ہم تو صرف مذہب کو مانتے ہیں، مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں اور باقی حکومتیں تمہارے سپرد۔ تو یہ ان کو realise ہو جائے تو شاید مخالفت کچھ حدّ تک کم ہو جائے۔

لیکن بہرحال ایک وقت میں آ کے مخالفت تو ہو گی، جب جماعت کی ترقی بھی ہوگی۔ اس کے ساتھ بہرحال جماعت کی ترقی کو بھی بریکٹ کرنا ہوگا اور تبلیغ کرو گے تو پھر تمہاری مخالفت اَور زیادہ بڑھے گی کہ جب لوگ دیکھیں گے کہ ان کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ابھی تو صرف پاکستانی ہیں۔ کہتے ہیں کہ پاکستانی لوگ ہیں، چند ایک افریقن امریکن نے احمدیت قبول کر لی ہے یا ایک دو وائٹ امریکنز نے کر لی یا ایشینز چند ایک آئے ہوئے ہیں، تو اس لیے کوئی فرق نہیں پڑتا، چھوٹی سی کمیونٹی ہے، اس نے ہمیں کیا کہنا ہے؟

حضورِانور نے توجہ دلائی کہ لیکن جس طرح مَیں نے بتایا کہ ان کے دماغوں میں ابھی سے یہ ہے کہ کیونکہ یہ خلافت پر چلتے ہیں تو اس لیے ان کے پاس ایک مرکز ہے کہ جس کے کہنے پر یہ چلتے ہیں، اس لیے مرکز کو بھی پکڑنا چاہیے۔ ان لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوسکتا ہے، جو دنیا دار ہیں، ان کی نظریں بڑی دُور دُور ہوتی ہیں۔ یہ لوگ آج سے تیس سال بعد کی پلاننگ کر رہے ہوتے ہیں تو ہمیں بھی اسی طرح پلاننگ کرنی چاہیے۔

ایک خادم نے حضورِانور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ ایک شریکِ حیات کی طرف سے دوسرے پر زبانی تشدد جیسی زیادتیوں کو اکثر نظرانداز کیا جاتا ہے لیکن اس کے دیرپا منفی اثرات مرتّب ہو سکتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایک شخص کو اس کا کس طرح سامنا کرنا چاہیے اور جماعت اس شخص کی مدد کے لیے کیا کرسکتی ہے؟

حضورِانور نے اس پر دریافت فرمایا کہ

who is suffering more, the husband or wife.

نیز فرمایا کہ زیادہ تر تو یہی کیس ہوتے ہیں کہ جو abuse ہو رہا ہوتا ہے، مجھے بھی شکایتیں تو یہی آتی ہیں کہ بیویاں کہتی ہیں کہ خاوندوں نے یہ کیا۔ اس کے لیے جماعت ان کو سمجھاتی ہے، اس کے لیے اصلاحی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اور مقصد یہ ہے کہ آپس میں لجنہ اور خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ان کو سمجھایا جاتا ہے کہ جو میاں بیوی کے due rights ہیں، وہ ایک دوسرے کو دو۔

حضورِانور نے نشاندہی فرمائی کہ spouse یعنی میاں بیوی میں کیوں rift پیدا ہوتی ہے؟ تو مجھ سے جب کوئی پوچھتا ہے تو مَیں کہتا ہوں کہ اگر دونوں کی یہ understanding ہو کہ perfect تو کوئی نہیں ہوتا، کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مَیں perfect ہوں اور تم غلط ہو، دونوں میں کمزوریاں ہوتی ہیں۔ everybody has some shortcomings یعنی ہر کسی میں کچھ نہ کچھ کمزوریاں پائی جاتی ہیں تو اس لیے ایک دوسرے کی کمزوریاں دیکھ کے آنکھیں، زبان اور کان بند کر لو تو پھر تم بڑے خوش رہو گے۔ اگر نقص نکالتے رہو گے، تو پھر یہ rift بہت زیادہ ہو جائے گی، confrontation زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ تو جماعت کی اصلاحی کمیٹیاں بھی ہیں اس میں معاملہ حل ہونا چاہیے۔ لیکن اگر خود انسان صحیح مومن ہے اور اگر میاں بیوی کے حق ادا کر رہا ہے تو کیوں لڑائی ہوتی ہے؟ اپنے آپ کو perfect نہ سمجھو، تم بیوی کے حق بھی ادا کرو اور بیوی کو بھی چاہیے کہ خاوند کے حق ادا کرے تو یہ تو understanding ہے۔ دونوں میں آپس کی understanding ہونی چاہیے۔

حضورِانور نے توجہ دلائی کہ اب جہاں سمجھتے ہو کہ cause of rift کیا ہے اس کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، وہ تو تم لوگ خود ہی بہتر جان سکتے ہو۔ جماعت کے پاس جب آؤ گے تو ساری باتیں بتاؤ گے بھی نہیں، کون بتاتا ہے کہ میرا یہ قصور تھا اور بیوی کب بتائے گی میرا یہ قصور ہے؟ وہ کہے گی قصوروار یہ ہے، تم کہو گے کہ نہیں نہیں! میرا یہ قصور نہیں بلکہ یہ بیوی کا قصور ہے۔ ایک دوسرے پر الزام لگاتے رہو گے۔ یہ تو پھر کیس چلتے ہیں۔ جب litigation (قانونی چارہ جوئی) چلتی ہے تو پھر چلتی چلی جاتی ہے۔

حضورِانور نے نصیحت فرمائی کہ اس لیے پہلی چیز یہ ہے کہ اپنے اندر understanding، تقویٰ اور اللہ کا خوف پیدا کر لو تو سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ پھر ہی جماعت، لجنہ اور خدام الاحمدیہ کی اصلاحی کمیٹی بھی کام کرسکتی ہے۔ دوسرے اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ اپنے rights لو بلکہ اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ لوگوں کو rights دو، جب دونوں کی یہ سوچ ہو جائے گی تو کوئی confrontation ہو ہی نہیں سکتی۔

ایک شریکِ مجلس نے حضورِانور سے دریافت کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خاص دعا ہے جو حضرت مسیح موعود موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باقاعدگی سے پڑھتے تھے؟

حضورِانور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بہت ساری دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام وقتاً فوقتاً کیا کرتے تھے، کچھ اللہ تعالیٰ نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سکھا دیں، ان میں سے ایک درود شریف ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ درود شریف زیادہ پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا کہ درود شریف کے ذریعہ سے تم اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہو اور اسی بات کو ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تفصیل سے بیان فرمایا تھا۔ جب مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مَیں اب سے ہر نماز میں جو بھی دعا کروں گا تو درود شریف ہی پڑھوں گا۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے زیادہ اچھی اور کون سی دعا ہے، بڑی اچھی بات ہے، مَیں بھی یہی پڑھتا ہوں۔

قارئین کی دلچسپی اور معلومات کے لیے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی مکمل روایت بھی تحریر کی جاتی ہے کہ آپؓ نے فرمایا کہ مَیں لاہور کے دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا۔ ۱۸۹۸ء کا یا اس کے قریب کا واقعہ ہے کہ مَیں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا اور اس میں بہت لذّت اور سرور حاصل کرتا تھا۔ انہی ایام میں مَیں نے ایک حدیث میں پڑھا کہ ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ میری ساری دعائیں درود

شریف ہی ہوا کریں گی۔ یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پُرزور خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ ایک روز جبکہ قادیان آیا ہوا تھا اور مسجد مبارک میں حضرت مسیحِ موعودؑ کی خدمت میں حاضر تھا، مَیں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ مَیں اپنی تمام خواہشوں اور مُرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں۔ حضورؑ نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اُٹھا کر اسی وقت میرے لیے دعا کی۔ تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔

(رسالہ درود شریف از حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب جلالپوریؓ۔ صفحہ ۱۳۸)

حضورِانور نے اپنے اختتامی خطاب ارشاد فرمودہ برموقع ۱۲۹ویں جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۲۴ء کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ابھی کل ہی مَیں نے تقریر میں مثال دی کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اس کو یہ مقام اس لیے ملتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت کرتا ہے اور اس پر درود بھیجتا ہے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ آپؑ تو سب سے زیادہ درود پڑھتے ہوں گے۔ یہی دعا تھی کہ جس سے سب کچھ آپؑ کو ملا۔ تو درود شریف سے اچھی دعا اور کون سی ہوسکتی ہے؟

قارئین کے استفادہ کے لیے حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کا اصل ارشاد بھی درج کیا جاتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطّر ہوگیا۔ اُسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زُلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لیے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ والہ وسلم)۔ اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصّہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ مَلاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادۂ الٰہی احیاءِ دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا کہ هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبّت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسولؐ ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔

(براہینِ احمدیہ حصّہ چہارم، روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۵۹۸)

حضورِانور نے اختتامی خطاب میں مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مزید وضاحت فرمائی تھی کہ یعنی مجھے جو کچھ ملا وہ اس لیے تھا کہ مَیں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت کر رہا ہوں، صرف محبّت کا دعویٰ نہیں کرتا، بلکہ میرا دل اس محبّت سے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

بہت ساری اور دعائیں ہیں جو وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھتے رہتے تھے لیکن آپؑ نے فرمایا کہ اصل چیز یہی ہے کہ دل میں سے دعا کی آواز نکلنی چاہیے۔ اس لیے مسنون دعائیں بے شک ان کی برکات حاصل کرنے کے لیے پڑھو، لیکن اصل دعا وہ ہے جو خود اپنی زبان میں کرو اور خاص طور پر نماز میں اپنی زبان میں کرو، اس سے پھر ایک اندر سے جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ جو دعا دل سے نکلتی ہے تو وہ پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہے۔

آخر پر حضورِانور نے متنبہ فرمایا کہ پیروں نے بتا دیا، shortcut ہو گیا کہ بس اتنی دعا کرلو، پیر صاحب نے کہا کہ یہ دعا کرلو تو معاف ہو جاؤ گے۔ پانچ نمازیں نہیں پڑھو گے تو کوئی دعا نہیں کام آتی، پہلے پانچ نمازیں پڑھ کے وہ حالت بھی پیدا کرو، تو پھر دعائیں بھی کام آئیں گی۔

ملاقات کے اختتام پر تمام حاضرینِ مجلس کو حضورِانور سے از راہِ شفقت بطورِ تبرک قلم لینے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 9 جنوری 2025ء)

❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں ✡ مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ ✡ وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کامل محبت نہ ہو، نہ ہی دنیا کی محبت میں کمی آسکتی ہے، نہ ہی انسان کو مرتے وقت دلی سکون مل سکتا ہے اور نہ ہی مرتے وقت کی بے چینی دور ہوسکتی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 / ستمبر 2018ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان
جامعہ احمدیہ قادیان میں امسال یکم اپریل سے داخلے شروع ہیں
برائے مربی کورس / شارٹ ٹرم معلم کورس

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر دُنیا بھر میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جامعہ احمدیہ میں یکم اپریل سے (سات سالہ مربی کورس، شارٹ ٹرم معلم کورس اور مدرستہ الحفظ) کے لئے داخلہ کی کاروائی شروع ہو جائے گی۔ لہٰذا وہ طلباء جن کے میٹرک یا 2+ کے امتحان مکمل ہو گئے ہیں، اور وہ جامعہ احمدیہ میں یا شارٹ ٹرم معلم کورس میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت یا نظارت تعلیم سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بھجوائیں۔

داخلہ کے لئے درج ذیل شرائط ہیں:

(1) میٹرک پاس طالب علم کے لئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

(2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کے لئے Select کریگی۔ تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام، احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہوں گے۔

(3) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔

(4) اسی طرح شادی شدہ اور گریجویٹ احباب کے لئے شارٹ ٹرم معلم کورس کا دورانیہ ڈھائی سال مقرر ہے جس میں دو سال (24 ماہ) تدریس اور 6 ماہ ٹریننگ شامل ہے۔ جبکہ میٹرک / 2+ پاس اور انڈر گریجویٹ کے لئے معلم کورس کا دورانیہ ساڑھے تین سال مقرر ہے جس میں 3 سال تدریس اور 6 ماہ ٹریننگ شامل ہے۔

(5) داخلہ فارم بذریعہ Mail منگوانے کے لئے ایڈریس:

qdnwaqfenau@gmail.com

WAQF-E-NAU DEPARTMENT (NAZARAT TALEEM)
Darul Balagh,CIVIL LINE,QADIAN
DISTRICT:GURDASPUR,PUNJAB(INDIA)PIN:143516
CONTACT:01872-500975

(صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
SK ABDUL QADIR
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953
toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339
alnidagems@gmail.com

HG GEMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327
gemscertify22@gmail.com

طالب دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

غزوۂ تبوک کے تاریخی واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے اسباق

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 31 اکتوبر 2025ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: غزوۂ تبوک کے سفر میں آنحضرت ﷺ نے پہلا پڑاؤ کہاں کیا؟

جواب: تاریخ کے مطابق جب اسلامی لشکر غزوۂ تبوک کے لیے مدینہ سے روانہ ہوا تو آنحضرت ﷺ نے پہلا پڑاؤ ذُوخُشُب نامی مقام پر کیا۔ یہ مقام مدینہ سے ایک رات کی مسافت پر شام کے راستے میں واقع ایک وادی ہے جہاں بہت سے پانی کے چشمے موجود تھے۔

سوال: سفر کے دوران نمازوں کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا کیا طریق تھا؟

جواب: غزوۂ تبوک کے سفر میں آنحضرت ﷺ نے ظہر اور عصر کو جمع کر کے اور اسی طرح مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا فرمایا۔

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر جمع کر لیتے اور اگر پہلے چل پڑتے تو ظہر کو موخر کر کے عصر کے ساتھ ادا کرتے۔

اسی طرح مغرب اور عشاء بھی جمع کر کے ادا فرماتے تھے۔ (سنن ابی داؤد)

سوال: غزوۂ تبوک میں حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو امامت کا شرف کیسے ملا؟

جواب: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ فجر کے وقت رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس دوران صحابہؓ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو امام بنا دیا۔

جب آنحضرت ﷺ واپس آئے تو ایک رکعت باقی تھی۔ آپ ﷺ نے جماعت کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی اور بعد میں اپنی نماز مکمل کی۔

نماز کے بعد آپ ﷺ نے صحابہؓ کی تعریف فرمائی کہ انہوں نے نماز کو وقت پر ادا کیا۔

سوال: قوم ثمود کے کھنڈرات سے گزرتے وقت آنحضرت ﷺ نے کیا ہدایت فرمائی؟

جواب: جب اسلامی لشکر حجر (مدائن صالح) سے گزرا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اس جگہ کے کنوؤں کا پانی نہ پیو
اس پانی سے وضو نہ کرو
اس پانی سے گوندھا ہوا آٹا بھی نہ کھاؤ

کیونکہ یہ وہ جگہ تھی جہاں حضرت صالحؑ کی قوم ثمود پر عذاب آیا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان قوموں کی بستیوں میں روتے ہوئے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے داخل ہو تا کہ تم پر بھی وہ عذاب نہ آئے۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی اونٹنی گم ہونے کا واقعہ کیا ہے؟

جواب: غزوۂ تبوک کے سفر میں آنحضرت ﷺ کی اونٹنی قصواء گم ہو گئی۔ ایک منافق نے طعنہ دیا کہ محمد ﷺ آسمان کی خبریں تو بتاتے ہیں مگر اپنی اونٹنی کا پتہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فوراً آنحضرت ﷺ کو بذریعہ الہام بتایا کہ اونٹنی ایک گھاٹی میں درخت کے ساتھ پھنسی ہوئی ہے۔

صحابہؓ وہاں گئے اور اونٹنی کو واپس لے آئے۔

یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کے سچے نبی ہونے کی ایک نشانی بن گیا۔

سوال: غزوۂ تبوک کے سفر میں زادِ راہ کم ہونے پر کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: سفر میں صحابہؓ کو شدید بھوک لگی اور انہوں نے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت مانگی۔

حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ:

لوگ اپنا بچا ہوا کھانا جمع کریں
رسول اللہ ﷺ اس پر دعا کریں

جب ایسا کیا گیا تو تھوڑا سا کھانا معجزانہ طور پر پورے لشکر کے لیے کافی ہو گیا اور سب کے برتن بھر گئے۔

سوال: دو آدمیوں کے جھگڑے کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب: ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹا۔ جب اس نے ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے دانت ٹوٹ گئے۔

وہ شخص دیت کا مطالبہ لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو یہ اس کا دفاع تھا، اس لیے کوئی دیت نہیں دی جائے گی۔

سوال: تبوک کے سفر میں آندھی کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کیا پیشگوئی فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج رات سخت آندھی آئے گی اور سب کو حکم دیا کہ:

کوئی کھڑا نہ رہے
اونٹوں کے گھٹنے باندھ دیں
کوئی اکیلا باہر نہ نکلے

جن لوگوں نے حکم نہ مانا ان میں سے ایک شخص آندھی سے اڑ کر پہاڑوں میں جا گرا۔

سوال: تبوک کے چشمے کے معجزے کا واقعہ کیا ہے؟

جواب: جب لشکر تبوک کے چشمے پر پہنچا تو وہاں پانی بہت کم تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں تھوڑا پانی جمع کروایا اس میں اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا پھر وہ پانی چشمے میں ڈال دیا چشمہ زور سے بہنے لگا اور پورا لشکر سیراب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! اگر تم زندہ رہے تو اس جگہ کو باغوں سے بھرا دیکھو گے۔'' بعد میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

سوال: حضرت ابوذرؓ کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کیا تھی؟

جواب: حضرت ابوذرؓ کا اونٹ سست ہو گیا تو وہ پیچھے رہ گئے اور اپنا سامان اٹھا کر پیدل چلنے لگے۔

جب دور سے ایک شخص آتا نظر آیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''اللہ ابوذر پر رحم کرے۔ وہ اکیلا چلے گا، اکیلا فوت ہوگا اور اکیلا اٹھایا جائے گا''

بعد میں حضرت ابوذرؓ کی وفات ربذہ کے بیابان میں تنہائی میں ہوئی اور یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔

سوال: حضرت ابوخیثمہؓ کا واقعہ کیا سبق دیتا ہے؟

جواب: حضرت ابوخیثمہؓ ابتدا میں لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ:

رسول اللہ ﷺ سخت گرمی میں جہاد کے لیے جا رہے ہیں اور وہ آرام میں ہیں تو انہوں نے فوراً سفر کا سامان تیار کیا اور لشکر سے جا ملے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔

سبق: مومن کو کبھی بھی دینی ذمہ داری سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔

❀❀❀

اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُؤْمِن اور حقیقی امن کا راستہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6 جولائی 2007ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: اس خطبہ کی ابتدا میں حضور انور نے کون سی آیت تلاوت فرمائی اور اس کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے سورۃ الحشر کی آیت تلاوت فرمائی:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (الحشر: 24)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی کئی صفات بیان کی گئی ہیں، جن میں الملک، القدوس، السلام، المؤمن، المہیمن، العزیز، الجبار اور المتکبر شامل ہیں۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ، پاک، سلامتی دینے والا، امن عطا کرنے والا، نگہبان اور کامل غلبہ والا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفت المؤمن سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفت المؤمن کے معنی ہیں امن دینے والا اور اپنے بندوں کو خوف سے محفوظ رکھنے والا۔

یعنی فرد کا امن، معاشرے کا امن اور دنیا کا امن اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرے اور اس کے احکامات پر عمل کرے۔

سوال: حقیقی امن حاصل کرنے کا راستہ کیا ہے؟

جواب: حقیقی امن اس وقت حاصل ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرے جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا صِبْغَةَ اللّٰهِ۔

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے دور ہو جائے تو اس کی امن کی تمام کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں اور ان کا مقصد صرف ذاتی مفادات رہ جاتا ہے۔

سوال: کامل ایمان حاصل کرنے کے لئے کن امور پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: کامل ایمان کے لئے ضروری ہے کہ انسان:

اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔
اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء پر ایمان لائے۔
آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانے۔
آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی کو قبول کرے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں مسیح و مہدی مبعوث ہوں گے اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ:

ان کو قبول کریں
ان کی بیعت کریں
قرآن کی تشریح جو وہ پیش کریں اسے تسلیم کریں

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونا ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔

سوال: ایک احمدی کو اپنی زندگی میں کیا خصوصیات پیدا کرنی چاہئیں؟

جواب: ہر احمدی کو چاہئے کہ:

اپنے ایمان کو مضبوط کرے
اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرے
معاشرے میں امن قائم کرنے والا بنے
تمام انبیاء کی تصدیق کرنے والا ہو

سوال: لغت اور مفسرین کے مطابق لفظ المؤمن کے مزید کیا معانی ہیں؟

جواب: اہل لغت اور مفسرین نے المؤمن کے کئی معانی بیان کئے ہیں:

وہ ذات جو اپنی مخلوق پر ظلم نہیں کرتی۔
وہ جو اپنے اولیاء کو عذاب سے امن دیتا ہے۔
وہ جو اپنے وعدوں کو سچا کر دکھاتا ہے۔
وہ جو اپنے بندوں کے ایمان کی تصدیق کرتا ہے۔

سوال: قیامت کے دن امت محمدیہ کی گواہی کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مختلف امتوں سے ان کے رسولوں کے بارے میں سوال کرے گا۔

امت محمدیہ سابقہ انبیاء کی تصدیق کرے گی اور اللہ تعالیٰ ان کی تصدیق کرے گا۔

اسی مضمون کو قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔(النساء:42)

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے خلافت کے بارے میں کیا وضاحت فرمائی؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قیامت تک اپنی امت پر گواہ ٹھہرایا گیا ہے اور یہ گواہی نظام خلافت کے ذریعہ قائم رہتی ہے۔

یعنی خلفاء کی شہادت دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شہادت کے قائم مقام ہے۔

سوال: خانہ کعبہ کو قرآن کریم میں امن کی جگہ کیوں قرار دیا گیا ہے؟

جواب: قرآن کریم میں فرمایا گیا:

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا

یعنی جو شخص حرم میں داخل ہوجائے وہ امن میں آجاتا ہے۔

خانہ کعبہ کو اللہ تعالیٰ نے:

امن کی جگہ بنایا

عبادت کا مرکز بنایا

تمام انسانوں کے اجتماع کا مقام بنایا

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے لفظ اٰمِنًا کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ کے مطابق اٰمِنًا کے تین مفاہیم ہیں:

یہ مقام ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

یہ مقام دوسروں کو امن فراہم کرے گا۔

یہ مقام دلوں کو اطمینان اور سکون عطا کرے گا۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے مقام ابراہیم کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان حضرت ابراہیمؑ کی کامل پیروی کرے۔

آپؑ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک ابراہیم صفت شخصیت پیدا ہوگی اور نجات اسی فرقہ کو ملے گی جو اس کی پیروی کرے گا۔

سوال: مسیح کے آنے کے متعلق حدیث میں امن کے بارے میں کیا ذکر ہے؟

جواب: حدیث میں فرمایا گیا: تَقَعُ الْاَمَنَةُ فِي الْاَرْضِ یعنی مسیح کے آنے کے بعد زمین میں امن قائم ہوجائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اسی مقصد کے لئے دنیا میں جنگ اور قتال کے خلاف تعلیم دی۔

سوال: حقیقی ایمان اور امن کی مثال آج کہاں نظر آتی ہے؟

جواب: حضور انور کے مطابق حقیقی ایمان کی مثال احمدیوں میں نظر آتی ہے کیونکہ انہوں نے:

ایمان کی خاطر قربانیاں دیں

جیلیں برداشت کیں

جانوں کے نذرانے پیش کئے

کلمہ کو اپنے سینے سے لگائے رکھا

یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں اور طمانیت قلب حاصل کرتے ہیں۔

سوال: آخر میں احمدیوں کے لئے کیا نصیحت بیان کی گئی؟

جواب: ہر احمدی کو چاہئے کہ:

اپنے ایمان کو مضبوط کرے

اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنائے

عبادت میں اخلاص پیدا کرے

دنیا میں امن اور محبت پھیلانے والا بنے

تا کہ وہ اس مقصد کو حاصل کر سکے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔

❁❁❁

ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد نورالاسلام کے تحت

درج ذیل ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نُور ہے۔ (قشیریہ، باب التقوٰی، صفحہ 56)

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 اکتوبر 2025ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

(نماز جنازہ حاضر)

مکرمہ شریفاں خان صاحبہ

اہلیہ مکرم ظہیر الحق خان صاحب (سربٹن، یوکے)

۱۵/اکتوبر ۲۰۲۵ء کو ۸۹ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب میمن (آف نیروبی) کی بیٹی تھیں۔ جنہیں ایسٹ افریقہ کی جماعتوں کے امیر کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند، غریبوں کا خیال رکھنے والی، بڑی ہمدرد، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ اور دیگر مالی تحریکات میں بڑی فراخدلی سے حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص اور فدائیت کا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطابات اور خطبات بڑی توجہ سے سنتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم محمد ناصر خان صاحب (نائب امیر جماعت وافسر جلسہ سالانہ یوکے) کی والدہ تھیں۔

(نماز جنازہ غائب)

(1) مکرمہ ہبۃ القیوم توصیف صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد توصیف اکبر صاحب (کراچی)

۲۳/ستمبر ۲۰۲۵ء کو زچگی کے دوران ۴۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صرف دو ماہ کی تھیں جب آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ بچپن سے ذہین اور باصلاحیت تھیں۔ کم عمری میں حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار یاد کیے اور ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآنِ کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ خلافت سے محبت رکھنے والی، نیک اور خدمت گزار خاتون تھیں۔ غریب بچوں کو مفت ٹیوشن پڑھاتی رہیں۔ ہر رمضان میں قرآن کریم کا دور ترجمہ سمیت مکمل کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، وسیع القلب اور بلند حوصلہ والی تھیں۔ اپنی ذات پر ہمیشہ دوسروں کو ترجیح دیتی تھیں۔ گہرا علمی ذوق رکھتی تھیں اور تقریر اور تحریر دونوں میں ملکہ حاصل تھا۔ جماعتی سطح پر مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی اور اپنی وفات کے وقت حلقہ حمیر ٹاؤن، ماڈل کالونی کراچی کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں والدہ کے علاوہ شوہر، دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم واصف شہزاد صاحب (مربی سلسلہ مالی) کی چھوٹی بہن اور مکرم راجہ برہان احمد صاحب (مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی نسبتی بہن تھیں۔

(2) مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد عارف باجوہ صاحب

(صدر جماعت چک ا/H ہانس ضلع ملتان)

۳۰/اگست ۲۰۲۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے مقامی سطح پر صدر لجنہ کے علاوہ دیگر شعبوں میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، ہمدرد، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرکزی مہمانوں کا بہت احترام کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم عباس باجوہ صاحب (کارکن مین گیٹ اسلام آباد، یوکے) کی بھابھی اور مکرم سرفراز احمد باجوہ صاحب (مربی سلسلہ انٹرنیشنل ٹرانسلیشن اینڈ ریسرچ آفس) کی تائی تھیں۔

(3) مکرم محمد اکمل صاحب

(۵ چک رتیاں، تحصیل سانگلہ ضلع ننکانہ)

۲۷/ستمبر ۲۰۲۵ء کو ۹۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے مقامی سطح پر صدر جماعت، سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو فوراً مدد کو پہنچتے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریب پرور، خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز اور اطاعت گزار انسان تھے۔ تبلیغ کے بڑے شیدائی تھے۔ ۱۹۷۴ء میں جب جماعتی مخالفین اکٹھے ہو کر احمدیوں کے گھروں کو آگ لگانے کی نیت سے آئے تو آپ نے سب سے آگے ہو کر انہیں روکا اور کہا کہ مجھے اپنی جان کی کوئی پروا نہیں۔ خدا کی راہ میں جان جاتی ہے تو میرے لیے اس سے بڑھ کر کوئی اور سعادت نہیں ہوسکتی۔ گاؤں کی مسجد کی تعمیر نو کے لیے مخالفت کے باوجود دن رات کام کیا اور حفاظتی ڈیوٹی دیتے رہے۔ چند سال پہلے مربی ہاؤس بھی تعمیر کروایا۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے اور کوئی بھی آمدنی ہوتی تو اس پر سب سے پہلے چندہ ادا کرتے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم محمد احمد صاحب (واقف زندگی شعبہ مرکز آئی ٹی) کے نانا تھے۔

(4) مکرم محمد نواز باجوہ صاحب

(کھیوہ باجوہ سیالکوٹ)

۱۰/ستمبر ۲۰۲۵ء کو ۹۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، صلہ رحمی کے جذبہ سے سرشار ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ ۲۰۰۵ء میں سیالکوٹ کھیوہ باجوہ میں جماعت کے حالات کافی خراب ہوئے اور مخالفین نے آپ پر حملہ کیا لیکن آپ اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ

مکرم طیب علی باجوہ صاحب (معلم سلسلہ سنٹر سگرام ویری تھرپارکر) کے والد تھے۔

(5) مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد اعظم صاحب مرحوم
(آف یادگیر صوبہ کرناٹک)

۱۸/اگست ۲۰۲۵ء کو ۷۱ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ ایک سادہ لوح دیہاتی خاتون تھیں۔ پنجگانہ نمازوں اور تہجد کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، مہمان نواز، مخلص اور ایک نیک فطرت خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا اور مرکزی نمائندگان کا احترام کرتی تھیں۔ مرحومہ کے والد مکرم عبدالحئی صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ جماعت (صوبہ آندھرا پردیش) کے لمبا عرصہ سیکرٹری مال رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

❁❁❁

131 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 25، 26، 27 دسمبر 2026ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 131 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2026ء کیلئے مورخہ 25، 26، 27 دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

منظوری سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 23، 24، 25/اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہو کر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

منظوری سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 23، 24، 25/اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہو کر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

منظوری سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 23، 24، 25/اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہو کر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

ضلع خوردہ نیا گڑھ (اُڑیسہ) کی جماعتوں میں تقریب آمین

الحمد للہ کہ یکم مارچ کو ضلع خوردہ نیا گڑھ کی جماعتوں کے 536 اطفال کی تقریب آمین منعقد ہوئی جبکہ 16 اطفال کی تقریب بسم اللہ ہوئی۔ اس میں درج ذیل جماعتوں کے خدام اطفال شامل ہوئے۔

(1) مانیکا گوڑا	(2) خوردہ	(3) بھوبنیشور	(4) OSAP
(5) کالنگاوہار	(6) دسپلہ	(7) جٹنی	(8) پنگارسنگھ
(9) پوری	(10) کھجوریہ پاڑہ	(11) چارچھک	(12) تھروبالی

اللہ تعالیٰ ان تمام خدام واطفال کے علم وعرفان میں برکت عطا کرے اوران کے سینوں کو قرآن مجید کے نور سے منوّر کر دے۔ آمین

(امیر ضلع خوردہ و نیا گڑھ)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12570: میں عدنان علی ولد مکرم رمضان علی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 21 اکتوبر 2007ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: قادیان دارالانوار جنوبی مستقل پتہ: روپ نگر اجمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اکتوبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عرفان احمد خان　　العبد : عدنان علی　　گواہ : افتخار احمد

مسل نمبر 12571: میں سالک احمد ولد مکرم سلطان ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 25 مارچ 2005ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: سولر جماعت کوئمبٹور تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 اکتوبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : زبیر احمد نائک　　العبد : سالک احمد　　گواہ : بھرت روساریو

مسل نمبر 12572: میں عبدالماجد ولد مکرم عبدالقیوم صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 31 مارچ 2007ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: شیندرہ پونچھ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 نومبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : زبیر احمد نائک　　العبد : عبدالماجد　　گواہ : فراز احمد

مسل نمبر 12573: میں اے پی این خالد احمد ولد مکرم اے پی اے ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 15 مئی 2005ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: سرائے طاہر سول لائنز روڈ قادیان مستقل پتہ: 104 Periya khutba pallivasal west st میلا پالم تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 اکتوبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم احمد سالک　　العبد : اے پی این خالد احمد　　گواہ : دلاور حسین

مسل نمبر 12574: میں عادل خان ولد مکرم نصیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 12 اپریل 2004ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: ننگلہ گھنو یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 ستمبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : زبیر احمد نائک　　العبد : عادل خان　　گواہ : سلیمان احمد

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 01

حضرت مصلح موعودؓ آیت وَقُلۡ رَّبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ ہَمَزٰتِ الشَّیٰطِیۡنِ ۙ۔﴿سورۃ المومنون: 98﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اسجگہ ہَمَزٰتِ الشَّیَاطِیۡنِ میں کسی شیطانی وسوسہ کا ذکر نہیں بلکہ یہاں ان دشمنوں کو شیاطین کہا گیا ہے جو اسلام کے مخالف تھے اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف قسم کی تکالیف پہنچاتے رہتے تھے چنانچہ ھَمز کے ایک معنے نچوڑنے یعنی تکلیف دینے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور ھَمَزۡتُ الشَّیۡءَ فِیۡ کَفِّیۡ کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ مَیں نے فلاں چیز کو اپنے ہاتھ میں دبا کر نچوڑ ڈالا (مفردات امام راغبؒ) پس رَبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ ھَمَزٰتِ الشَّیَاطِیۡنِ وَاَعُوۡذُ بِکَ رَبِّ اَنۡ یَّحۡضُرُوۡنِ میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے خدا مجھے شیطان کے چیلوں کے اُن حملوں سے بچائیو جو مجھے کچل ڈالنے کے لئے اُس کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ بلکہ مَیں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ مجھ پر غالب آنا تو الگ رہا وہ میرے قریب بھی نہ پھٹک سکیں۔ یعنی وہ مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ دے سکیں۔ چنانچہ اس سے اگلی آیت حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَھُمُ الۡمَوۡتُ قَالَ رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ ۔ لَعَلِّیۡۤ اَعۡمَلُ صَالِحًا فِیۡمَا تَرَکۡتُ بھی انہی معنوں پر دلالت کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ اِس جگہ کسی شیطانی وسوسہ کا ذکر نہیں بلکہ اُن انسان شیاطین کا ذکر ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف پہنچاتے تھے ورنہ اگلی پچھلی عبادت سب بے جوڑ ہو جاتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم تفسیر سورۃ المومنون آیت نمبر 97-98)

❁❁❁

جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

درج ذیل جماعتوں سے رمضان المبارک اور عید الفطر کے حوالہ سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

ان تمام جماعتوں میں نماز تراویح، درس القرآن اور غرباء میں تقسیم فطرانہ کے پروگرام کئے گئے۔

جماعتوں میں درس حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی اہتمام کیا گیا اور بعض افراد سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں مساجد میں اعتکاف کیا اور شوال کا چاند نظر آنے پر عید الفطر کا اہتمام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کے ان روحانی پروگراموں کو قبول فرمائے اور اپنے فضل سے رمضان کی برکات سے مستفید فرمائے۔ آمین

جماعتوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

(1) جماعت احمدیہ کیرنگ ضلع خوردہ
(2) جماعت احمدیہ بھرت پور (بنگال)
(3) جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (تلنگانہ)
(4) جماعت احمدیہ بھدرک (اُڑیسہ)
(5) جماعت احمدیہ ترشور (کیرلہ)
(6) ضلع وجے نگر بِلاری (کرناٹک)
(7) ضلع علی پوردوار (بنگال)
(8) تاراکوٹ (اُڑیسہ)
(9) جماعت احمدیہ پنکال (اُڑیسہ)

(ادارہ)

بھارت کی جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد

درج ذیل جماعتوں میں 23/مارچ 2026ء کے روز جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا گیا۔ اس روز جماعتوں میں نماز تہجد کی ادائیگی کی گئی اور مساجد میں اور نماز سنٹرز میں جلسے منعقد ہوئے۔ بعض جماعتوں میں خدام واطفال کے دلچسپ مقابلہ جات ہوئے اور انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

(1) جماعت احمدیہ ضلع وجے نگر (کرناٹک)
(2) جماعت احمدیہ تاراکوٹ (اُڑیسہ)
(3) محمود آباد (اُڑیسہ)
(4) شیر پور (مرشد آباد بنگال)
(5) چنتہ کنٹہ (تلنگانہ)
(6) پنکال (اُڑیسہ)
(7) سری پار (اُڑیسہ)
(8) کھجوری پاڑہ (اُڑیسہ)
(9) دیودرگ (کرناٹک)
(10) بھرت پور (بنگال)
(11) ضلع علی پوردوار (بنگال)
(12) ضلع چنٹی

ان اجلاسات میں بالخصوص شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داری کے حوالہ سے روشنی ڈالی گئی۔

(ادارہ)

اعلان نکاح از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 21/مارچ 2026ء بعد نماز عصر بمقام مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 06 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) مکرمہ دانیہ چوہدری صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب (بیلجیئم) ہمراہ مکرم خاقان احمد صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم شبیر احمد صاحب

(2) مکرمہ سوہا ارشد صاحبہ بنت مکرم خالد نبیل ارشد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم نبیل الرحمان پراچہ صاحب ابن مکرم نعیم الرحمان پراچہ صاحب (پاکستان)

(3) مکرمہ خافیہ کاہلوں صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم ممتاز احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم طاہر احمد کاہلوں صاحب ابن مکرم اطہر منور کاہلوں صاحب (جرمنی)

(4) مکرمہ ملائکہ ہدیٰ ناصر صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم محمود احمد ناصر صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم ولید احمد وڑائچ صاحب ابن مکرم محمد بوٹا وڑائچ صاحب (ہالینڈ)

(5) مکرمہ کائنات افضل صاحبہ بنت مکرم محمد افضل صاحب مرحوم (یوکے) ہمراہ مکرم ہارون ناصر صاحب ابن مکرم ناصر احمد خان رانا صاحب (یوکے)

(6) مکرمہ مریم قدسیہ ساقی صاحبہ بنت مکرم منصور ساقی صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم عدیل مشتاق بٹ صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم عابد بٹ صاحب (یوکے)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

❁❁❁

احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر کے لیے

ایک ضروری یاددہانی!

اپنے پیارے امام امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشاد کے زیرِ تابع اپنے آپ کو روحانی آہنی قلعے میں محفوظ کرنے کے لیے

کیا آج ہم نے درج ذیل دعاؤں کا وِرد کر لیا ہے؟

200 دفعہ دُرود شریف

(بڑی عمر کے افراد 200 دفعہ۔ 15 سے 25 سال کے افراد، (کم از کم) 100 دفعہ۔ بچے 33 دفعہ۔ چھوٹے بچے، 3 سے 4 دفعہ۔ والدین کے ساتھ)

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

(ترجمہ: پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے۔
اے اللہ! رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمدؐ کی آل پر)

(Holy is Allah and worthy of all praise. Holy is Allah,the Great. O Allah! bestow Your blessings on Muhammad[sa] and on the people of Muhammad[sa].)

100 دفعہ اِستغفار

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

(ترجمہ: میں اللہ سے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا رب ہے اور میں اُسی کی طرف جھکتا ہوں)

100 دفعہ درج ذیل دعا

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

(ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما)

(O my Lord! Everything serves You. So, O my Lord, protect me and help me and have mercy on me.)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو انفرادی اور اجتماعی ہر لحاظ سے اس روحانی آہنی قلعے میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

❁❁❁

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
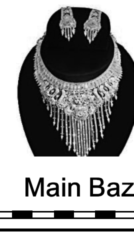
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 16 April - 2026 Issue. 16

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 99153 79255
e-mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے توحیدِ الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ 10؍اپریل 2026ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے آقا کی اتباع میں حضرت مسیح موعودؑ کی توحید کے قائم کرنے کے لیے کوشش آپؑ کے عملی نمونہ اور اپنے ماننے والوں کو نصائح اور آپ کس طرح ان کی تربیت فرمایا کرتے تھے اس کے کچھ واقعات پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کسی شخص کا بیٹا مر گیا اور اس کا ایک دوست تعزیت کے لیے اس کے پاس گیا تو وہ چیخ مار کر رو پڑا اور اسے کہنے لگا کہ خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے گویا اس کے خیال میں اس کا کوئی حق خدا تعالیٰ نے مار لیا تھا۔ مگر سوچنا چاہیے کہ وہ کون سا حق ہے جو بندے نے خدا تعالیٰ پر قائم کیا؟

انسان کو ہر وقت یہی خیال رکھنا چاہیے کہ جو نعمتیں جو اولاد ہمیں ملی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ملی ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہیں۔ اس کی توحید کا اپنے ہر قول و فعل سے اظہار کریں اور کبھی ہلکا سا بھی شرک کا شائبہ ہم میں پیدا نہ ہو۔ کبھی یہ نہ سمجھیں کہ ہمارا کوئی اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔ ذرا سی عبادت کرنے سے کوئی حق نہیں ادا ہو گیا بلکہ ہم اپنے فائدے کے لیے عبادت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے بیٹے مرزا مبارک احمد سے بڑی محبت تھی اور اس کی بیماری میں آپؑ نے بڑی تیمارداری کی اس سے حضرت خلیفہ اولؓ تک کو بھی یہ خیال تھا کہ اگر مبارک احمد فوت ہو گیا تو حضرت مسیح موعودؑ کو بڑا صدمہ ہو گا۔ جب مبارک احمد فوت ہو گیا ہے تو حضرت مسیح موعودؑ اسی وقت نہایت صبر کے ساتھ دوستوں کو خط لکھنے لگ گئے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے مگر اس امر پر گھبرانا نہیں چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک مشیت تھی جس پر ہمیں صبر کرنا چاہئے اور پھر باہر آ کر مسکرا مسکرا کر تقریر کرنے لگے کہ مبارک احمد کے متعلق خدا تعالیٰ کا جو الہام تھا وہ پورا ہو گیا۔ چنانچہ آپؑ کا شعر بھی ہے کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا　　اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوران سر کا عارضہ تھا، چکروں کی تکلیف تھی۔ ایک طبیب کے متعلق سنا گیا کہ وہ اس میں خاص ملکہ رکھتا ہے۔ اسے بلوایا گیا اس نے حضورؑ کو دیکھا اور کہا کہ دو دن میں مَیں آپ کو آرام کر دوں گا۔ یہ سن کر حضرت صاحبؑ اندر چلے گئے اور حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کو رقعہ لکھا کہ اس شخص سے میں علاج ہرگز نہیں کرانا چاہتا۔ یہ کیا خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کو واپس کرایہ کے روپیہ اور مزید ۲۵؍روپے بھیج دیے کہ اسے رخصت کر دیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کہ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عظمت و عزّت کے واسطے جوش رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور ہر کس و ناکس ان کے ساتھ نہیں چل سکتا جب تک خدا کے لیے جوش نہ ہو کوئی لذّت انسان کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لیے ذاتی جوش نہ ہو اور نفس کی ملونی اور اپنے دنیاوی فوائد و منافع کے خیال سے انسان خالی نہ ہو جائے تب تک اس کی کوئی عبادت و صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ پس قبولیت دعا کے لیے یہ ضروری ہے کہ توحید پر کامل یقین ہو اور ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی محبت حاصل کرنے کے لیے دعا سب سے پہلے ہو۔

جو لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے بہت دعا کی، ہم نے یہ کیا وہ کیا، نفل پڑھے، صدقے دیے ہماری دعا قبول نہیں ہوئی وہ ذرا اس بات پر غور کریں۔ یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ نے بتایا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ اس زمانے میں تُو میری توحید کا علمبردار ہے اور توحید کے کھوئی ہوئی متاع کو دنیا میں دوبارہ قائم کر رہا ہے اس لیے اے مسیح محمدی! تُو مجھے ایسا ہی پیارا ہے جیسا کہ میری توحید و تفرید اور چونکہ عیسائیوں نے جھوٹ اور افترا کے طور پر اپنے مسیح کو خدا کا اصلی بیٹا بنا رکھا ہے اس لیے میری غیرت نے تقاضا کیا کہ میں تیرے ساتھ ایسا پیار کروں کہ جو اولاد کا حق ہوتا ہے تا کہ دنیا پر ظاہر ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شاگرد تک اطفال اللہ کے مقام کو پہنچ سکتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لیے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصود کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔

ایک موقع پر فرمایا:

میری بیعت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔

قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خادم پیراں دتّہ نام کے تھے۔ سب ان کو اسی نام سے پکارتے تھے۔ مگر حضور علیہ السلام جب بلاتے تو فرماتے پیری دتّا یعنی میرے پیر اللہ کا دیا ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضرت صاحبؑ کو فرمایا: خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ یہ الہام اپنی بقا اور ترقی کے لیے ہے آپؑ کی نسل کے لیے اور ہر ماننے والے کے لیے ہے۔ جب آپؑ کی بیعت میں شامل ہو گئے تو آپؑ کے بچوں میں نسل میں شامل ہیں۔ اگر اسے پکڑے رکھیں گے تو دین و دنیا میں کامیابی ملے گی ورنہ نہ کوئی خونی رشتہ فائدہ دیتا ہے نہ صرف بیعت کرنا فائدہ دیتا ہے۔

حافظ محمد ابراہیم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ پہلی دفعہ میں حکیم عبد العزیز اور حکیم عطا محمد صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا۔ جب حضورؑ کمرے سے باہر تشریف لانے لگے تو ہم تینوں دروازے کے پاس کھڑے تھے۔ ہم دو نے حضورؑ کو السلام علیکم عرض کر کے آپ سے مصافحہ کیا مگر عطا محمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں پر گر پڑے۔ حضورؑ نے ان کو اٹھایا اور فرمانے لگے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس زمانے میں اس شرک کو مٹانے کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ اس طرح پیر چومنا شرک ہے۔ پھر ان سے مصافحہ کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مَیں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بُت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ مَیں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہو گا۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اُس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے۔ اور اکثر اُن کے محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔ اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اُس ملک کے اہلِ فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو جنہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علمِ فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے۔ اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک مَیں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

حضرت امیر المومنین نے فرمایا: بعض اس طرح کی بدعات ہمارے لوگوں میں بھی شروع ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ اپنے فوت شدگان کی تصاویر اپنے ساتھ لگا لیتے ہیں۔ بعض لوگ شادیوں کی تقریبوں میں تصویر بڑی سی فریم کروا کر لگا لیتے ہیں کہ یہ ہمارے فوت شدہ بزرگ ہیں اور ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ یہ سب شرک ہے۔ بدعت ہے اس سے بچنا چاہیے۔ صرف نیک مقصد کے لیے اپنی یادگار کے طور پر البم میں تصویریں رکھنا جائز ہے لیکن اس کو فطرت بنا لینا اور پھر ہر صبح اٹھ کر دیکھنا، سلام کرنا بدعت ہے۔

میر عبد الرحمٰن صاحب کشمیریؓ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب پہلے حنفی تھے۔ پھر اہل حدیث ہوئے۔ وہ اپنے دوست سے کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ بڑے موحد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی ایسی جماعت نکل آئے کہ وہ ہم کو بھی مشرک کر دے۔ والد صاحب فرماتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا کیونکہ ہم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مُردوں کو زندہ کرنے والے اور چڑیوں کا خالق مانتے تھے۔ جب میرے کانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر سنا کہ

ہے وہی اکثر پرندوں کا خدا　　اس خدادانی پہ تیرے مرحبا
مولوی صاحب یہی توحید ہے　　سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

اس وقت مجھے ہوش آیا۔ میں پیدل قادیان چلا گیا اور بیعت سے مشرف ہوا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۰۱ء کا ذکر ہے میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھا۔ حضور علیہ السلام نے توحید باری تعالیٰ پر ایک تقریر فرمائی اور فرمایا کہ بعض لوگ کسی کے احسان پر الحمد للہ کہنے کے بغیر ہی جزاک اللہ کہہ دیتے ہیں حالانکہ بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ اپنے اندر ایک گونہ شرک کا پہلو رکھتا ہے کیونکہ احسان کرنے والے کی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی توصیف و تحمید بیان کی جائے اور پھر احسان پر جزاک اللہ کہا جائے۔

پس توحید کا پیغام پہنچانے اور اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کے لیے بھرپور کوشش کی جائے۔ یہ آج مسیح محمدی کے غلاموں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ کے آخر میں حضورِ انور نے دنیا کے حالات کے حوالے سے دعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا دنیا کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جنگ بندی کہنے کو تو ہو گئی ہے لیکن ابھی سے اس میں دراڑیں پڑنی شروع ہو گئی ہیں۔ اسرائیلی حکومت کی کوشش ہے کہ کسی طرح لبنان پر حملہ کر کے ایرانیوں کو اشتعال دلائے اور وہ جواب دیں۔ اب تو بعض یورپین ممالک نے بھی اس کے اس فعل کی مذمت کی ہے۔ بہر حال ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے۔ آمین

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad